بہت ہمراہ کشنا نایک کرکے پہلے ورنگل پر قابض ہوا اور ملک عماد الملک وزیر بھاگ کر دولت آباد مین آیا بعدہ بلال دیو نے کشنا نایک کو کمک دیکر دو طرف سے رایان معبر اور دہور سمند کو جو قدیم الایام سے باج گذار حاکم کرناٹک تھے مسلمانونکے تصرف سے برآوردہ کیا اور فتنہ خوابیدہ ہر طرف سے بیدار ہوا ممالک دوردست مین گجرات اور دیوگڑھ کے سوا بادشاہ دہلی کے تصرف مین نرہا بادشاہ اس سبب سے نہایت پریشان ہوکر خلق پر سیاست فرماتا تھا اور خلائق سیاست بادشاہ کی سننے سے متنفر زیادہ ہوئی یہ امر سبب زیادتی فتنہ و فساد ہوا اور جو بسبب امساک باران کے فائدہ سعی و کوشش بادشاہ کا زراعت کے بارہ مین مترتب نہوتا تھا ناچار حکم کیا کہ دروازے شہر کے کھول دو اور اُن لوگون کو کہ زجر و توبیخ سے شہر مین نگاہ رکھا ہے رہا کرین جو کہ زندہ رہے تھے مع زن و فرزند گرتے پڑتے بنگالہ کیطرف دوڑے بادشاہ بھی قحط سے لاعلاج ہوکر شہر سے برآمد ہوا اور پٹیالی اور کنپیلہ کو طے کرکے آب گنگ کے ساحل پر اقامت کی اور فرمایا تو آدمی وہان چھاونی تیار کرین اور چھاونی کی تیاری کے بعد اس موضع کا سرگدواری نام رکھا اور کڑہ اور اودہ سے غلہ وہان پہونچتا تھا اور شہر کی نسبت وہان ارزانی حاصل ہوئی اور عین الملک جو جاگیر ظفرآباد اور اودھ رکھتا تھا اور اپنے بھائیونکے ہمراہ وہان رہتا تھا اور ہمیشہ غلہ اور آذوقہ اور اقمشہ اور سائر مایحتاج سرگدواری مین متواتر ارسال کرتا تھا چنانچہ اس عرصہ مین کہ بادشاہ وہان رہتا تھا نقد و جنس سے بمقدار آٹھ لاکھ تنگہ خدمت سلطان مین ارسال کیے اور سلطان کو اُسکی نسبت اعتقاد تمام پیدا ہوا اور اُسکی حسن کفایت پر تحسین اور آفرین کی اور اُس زمانے مین کہ بادشاہ سرگدواری مین تھا چار فساد حادث ہوئے اور جلد ساکن ہوئے اول فساد نظام مائین کا کڑہ مین ظاہر ہوا اور وہ ایک مرد کم بنگی اور زیادہ گو اور ہرزہ کار تھا اس جہت سے عہدہ مقاطعہ سے برنہ آیا اور سنہ ۷۴۵ھ سات سو پینتالیس ہجری مین باغی ہوکر اپنے تئین سلطان علاء الدین مشہور کرکے چتر سر پر لیا لیکن قبل اسکے کہ سلطان اُسکے دفع مین مقید ہووے عین الملک نے مع اپنے بھائیون کے لشکر کھینچکر اُسکو دستگیر کیا اور سر اُسکا کاٹکر بادشاہ کے پاس روانہ کیا اور شیخ زادہ نظامی کہ خواہرزادہ سلطان اُسکے مکان مین تھا نامزد اسطرف کے ہوا اور ایک جماعت کہ اس فساد مین شریک نظام مائین تھی اُسکو دستیاب کرکے جزا اور سزا مین پہونچایا اور دوسرا فساد جو اس سال دکن مین حادث ہوا وہ یہ ہے کہ نصرت خان نے تمام ولایت بیدر کو کرور تنگہ پر ٹھیکہ لیا تھا جب اُسکی ادائی سے عہدہ برنہوسکا باغی ہوکر قلعہ بیدر مین متحصن ہوا قتلغخان دیوگڑھ سے نامزد ہوا اور دوسرے امرا بھی دہلی سے اُسکی کمک کیواسطے تعین ہوئے اور قتلغخان نے قلعہ بیدر کو محاصرہ کرکے نقود اُسکا قلعہ سے برآوردہ کرکے بادشاہ کی خدمت مین بھیجا ابھی ایک مہینا اس واقعہ سے نگذرا تھا کہ علی شاہ بھانجا ظفر خان علائی جو امیران صدہ سے تھا اور دولت آباد سے واسطے تحصیل مال واجب سلطانی کے گلبرگہ کیطرف گیا تھا جب اس حدود کو عمال سے خالی دیکھا اپنے بھائیون کو کہ ایک اُنمین سے حسن کانکوی تھا اکٹھا جمع کیا اور سنہ ۷۴۶ھ سات سو چھیالیس ہجری مین بھیرن ضابط گلبرگہ کو جو نوان معتمد سلطان سے تھا غدر کرکے ہلاک کیا اور مال و متاع اور سلب و سامان اُسکا غارت کرکے بیدر مین گیا اور نائب غیبت بیدر کو بھی قتل کرکے اُس ولایت کو بھی اپنے تصرف مین لایا اور سلطان نے اس مرتبہ بھی لشکر مالوہ کو قتلغخان کی کمک کیواسطے بھیجکر اُسکے دفع کو مامور کیا اور جب قتلغخان بیدر کے اطراف مین پہونچا علی شاہ استقبال کرکے جنگ مین مصروف ہوا اور پھر شکست کھاکر قلعہ بیدر مین پناہ لی اور قتلغخان نے قول دیکر اُسے مع بھائیون قلعہ سے برآوردہ کیا اور سرگدواری مین سلطان کی خدمت مین حاضر لایا سلطان نے علی شاہ اور اُسکے بھائیونکو اخراج کرکے

غزنین بھیجا اور جب وہ خون گرفتنی بحکم غزنین سے پھر آئے اُسیوقت قتل ہوئے اور جیساکہ گذرا یعنے بادشاہ کو عین الملک کی بجاآوری خدمات مستحسن اور پسندیدہ کی تحسین مقام عنایت مین منظور تھا کہ اُسے مع خیل اور توابعین دولت آباد مین بھیجکر ورنگل کی بھی مہم ساتھ اُسکے رجوع کرے اور قتلغخان کو حضور مین طلب فرماوے عین الملک آپکو دست توہم مین سپرد کرکے فکر ہاے دور دراز مین پڑا اور اپنے دل مین اندیشہ کیا کہ قتلغخان استاد نے اپنے کو تمام مملکت دکن پر بوجہ احسن ضبط کیا اور حسن سلوک سے رعیت محمود کو مطیع اور منقاد کیا ہے بے تقریب اُسے دکن سے عزل کرنا اور مجھے بجاے اُسکے اسطرف بھیجنا معنے نہین رکھتا ہے البتہ ارادہ اور مقصد بادشاہ کا یہ ہے کہ ساتھ اس طریق کے میرے تئین اس حدود سے اکھاڑکرکے ضایع کرے اتفاقاً اُسی درمیان مین ایک جماعت نویسندگان ساتھ خیانت کے منسوب ہوئی تھی اور بادشاہ نے حکم اُنکے قتل کا نافذ کیا تھا اور اُنسنے بہ بہانہ گرانی دہلی سے برآمد ہوکر اودھ اور ظفرآباد مین جاکر اپنے تئین عین الملک کی حمایت مین ڈالا تھا اور وہ خاطر سلطان کو اس سبب سے اپنے اوپر متغیر پاتا تھا چنانچہ اسوقت مین سواے تمرد اور عصیان کے چارہ نہ دیکھا علم بغاوت کا بلند کیا اور جب ظاہر ہوا جب حکم سلطان لشکر اور اپنے بھائیونکو اودھ اور ظفرآباد سے گیا اور ہنوز راستہ ہی مین تھے کہ عین الملک ایک شب کو سرگدواری سے برآمد ہوکر لشکر اور بھائیون سے جاملا اور اس جلدی مین اُسکے بھائی علم جسارت بلند کرکے مع چار ہزار سوار سرگدواری کے اطراف مین آئے اور تمام ہاتھی اور گھوڑے سلطان کے جو جنگل مین چرتے تھے اپنے لشکرگاہ مین ہانک لیگئے بادشاہ نے سراسیمہ ہوکر لشکر امروہہ اور سامانہ اور کول اور برن کو طلب کیا اور خواجہ جہان نے بھی انکو مع لشکر دہلی خدمت مین پہونچایا بادشاہ نے افواج آراستہ کی اور عین الملک اور اُسکے بھائیون نے آب گنگ سے عبور کیا اور بادشاہ کے مقابل آنے کے خیال اسکے کہ جو خلاف بادشاہ کے تصور شاید ہمارے مرتکب ہو غرضکہ دوسرے دن اپنی فوج کو ترتیب دیکر صحراے قنوج مین مقیم ہوئے سلطان انکی خبر گیری سے غضب مین آیا اور چاہا کہ انہین علف سیوف خون آشام کرے خود سوار ہوا اور عین الملک اور اُسکے بھائی نے یہ خبر سنتے ہی دست و پا گم کیے اور کچھ دیر کے بعد راہ فرار پائی اور عین الملک زندہ دستگیر ہوا اور شہر اللہ اُسکا بھائی مجروح آب گنگ مین غرق ہوا اور اُسکا دوسرا بھائی معرکہ مین مارا گیا اور تھوڑے مع اسپ و سلاح پانی مین ڈوب گئے اور وہ بیچارہ کہ آب گنگ سے اپنے تئین ساحل لیگئے تھے گرد سر اور ہواس کے ہاتھ ہلاک ہوئے سلطان نے فرمایا کہ عین الملک کی ذات مین کچھ شرارت نہین ہے لوگون نے اسے اسپر آمادہ کیا تھا پھر اُسے اپنے روبرو طلب کیا اور گھوڑا اور علمہاے بزرگ دیکے اُسے سرفراز فرمایا پھر بادشاہ وہانسے بہرایچ کیطرف متوجہ ہوا اور وہان جاکر عمارت قبر سالار مسعود غازی کی جو سلطان محمود غزنوی کے اقارب سے تھے اور سلطان محمود غزنوی کی اولاد کے عہد مین یعنے ۵۵۷ھ پانسو ستاون ہجریہ مین کفار کے ہاتھ سے شہید ہوئے تھے تیار کروائی اور زرکثیر وہانکے مجاوردون اور فقراکو عنایت فرمایا اور خواجہ جہانکو بہرایچ سے آگے بھیجا اور راستہ لکھنوتی کا لیوے اور بقیۃ السیف عین الملک کو زندہ چھوڑے کہ پھر لکھنوتی جاوین اور مردم یکدگر کو جو دہلی سے بسبب قحط یا بادشاہ کے خوف سیاست سے اودھ اور ظفرآباد مین جاکر ساکن ہوئے ہین اپنے وطنونمین روانہ کرے اور بادشاہ خود بہرایچ سے دہلی مین آیا اور خواجہ جہان بھی ایک مہم سے کہ حوالہ اُسکے ہوئی تھی خاطر جمع کرکے خدمت مین حاضر ہوا من بعد حاجی رجب اور شیخ الشیوخ مصری مع فرمان نیابت اور خلعت خاص اور لواے امیر المومنین بادشاہ کے روبرو آئے چنانچہ بادشاہ نے مع امرا اور اکابر استقبال کیا جب نزدیک پہونچا پیادہ ہوا اور فرمان خلیفہ سر پر رکھکر دروازہ سے اندرون قصر تک پیادہ گیا اور مصحف اور مشارق اور حدیث مع فرمان خلیفہ ہمیشہ اپنے روبرو رکھکر بنام خلیفہ آدمیون سے بیعت لیتا تھا

اور جو حکم بادشاہ سے صادر ہوتا تھا خلیفہ سے منسوب کرتا تھا اور کہتا تھا امیر المومنین نے یہ حکم نافذ فرمایا ہے اور چند روز کے بعد شیخ الشیوخ مصری کو انعام و اکرام بہت دیکر رخصت انصراف ارزانی فرمائی اور مال اور جواہر فراوان خلیفہ کی خدمت مین ارسال کیا اور اسیوقت مخدوم زادہ بغدادی کہ ظاہرا خاندان عباسی سے تھا ہند مین آیا بادشاہ نے قصبۂ پالم تک استقبال کیا اور دو لاکھ تنگہ اور نیب پرگنہ اور کوشک سیری اور تمام محصول زمین کا داخل حصار اور باغات اُسکے انعام مین مقرر فرمایا اور جسوقت کہ مخدوم زادہ عزم ملاقات کرتا بادشاہ تخت سے اُتر کر چند قدم استقبال کو جاتا اور اُسے اپنے پہلو مین تخت پر متمکن کرتا اور مودب اُسکے روبرو بیٹھتا اور انھین دنون مین واضح ہوا کہ ولایت مرہٹ اور دولت آباد قتلغخان کے کارندون کے ظلم و ستم سے خراب ہوئی اور محصول دکن دس حصہ سے ایک حصہ پہونچا ہر آئینہ بادشاہ نے باتین معلل بغرض کو باور کرکے قتلغخان کو کہ عدالت اور حسن سلوک مین عدیل اور نظیر اپنا نہ رکھتا تھا دکن سے طلب فرمایا اور حکم دیا کہ قتلغخان کا بھائی مولانا نظام الدین الملقب بعالم الملک کہ بروچ مین رہتا تھا دولت آباد کیطرف جاکر عمال کے پہونچنے تک ضبط مملکت اور ترتیب امور اور اصلاح معاملات کرتا رہے اور قتلغخان اُنھین دنون حوض کی تیاری مین مشغول تھا کہ اس زمانے مین ساتھ حوض قتلو بہ تبدیل غین لواو مشہور ہے اور اتمام اُس حوض کا اُسکے حوالہ کیا اور خزانہ بادشاہی جو کہ خود جمع کیا تھا اور خوف راہ کے اندیشہ سے دہلی مین لیجانا ممکن نہ تھا قلعہ دھارا گڑھ مین نگاہ رکھا اور بسرعت تمام دہلی کیطرف روانہ ہوا اور دھارا گڑھ عبارت حصار بالاے کوہ سے ہے اور دامن مین اس پہاڑ کے ایک ضلع پیوستہ حصاری گچ اور سنگ سے کھینچا ہے اور قلعہ دولت آباد مراد اُس قلعہ سے ہے کہ کوہ پر کھینچا گیا ہے اور بادشاہ نے قتلغخان کے بعد پہونچنے کے دہلی مین اپنے تئین فرمان خلیفہ عباسی کے وصول سے مستحق بادشاہی جانکر مجدداً باستقلال تمام کار اولوالامری مین غور کیا اور مملکت دکن جو کچھ اُسکے تصرف مین تھی چار شق کرکے چار شقدار کے حوالہ کی اور عماد الملک مشیر بادشاہی کو کہ مرد شجاع اور عاقل اور مدبر تھا سپہ سالار دکن کیا اور سرور الملک اور یوسف بغرا کو کہ امراے کبار سے تھے ہمراہ کرکے دولت آباد مین روانہ فرمایا اور خالصات دکن کے ساتھ سات کرور تنگہ سفید کے مقاطعہ کرکے اُنکے ذمہ کیے اور حکم کیا کہ معاملات مین ساتھ عالم الملک کے مشورہ کرتے رہین لیکن رعایاے دکن تغیر قتلغخان اور بے ہنجاری شقداران سے مضطرب ہوکر بعضون نے جلاے وطن کیا اور بعضون نے تمردی کا طریقہ اختیار کیا اور اس ولایت مین خرابی پڑی ایسے ہی عزیز خمار کو جو ارذل سے تھا مالوہ کی حکومت پر بھیجا اور رخصت کیوقت فرمایا سنا ہے مین نے کہ جو فساد اُس ولایت مین پیدا ہوتا ہے باعث اُسکے امیران صدہ اُس مملکت کے ہوتے ہین چاہیے کہ ہر کسی کو دفع مین کہ جو اُنمین سے مفتن ہو تو تقصیر نکرے پھر بادشاہ بعد فراغ مہم دکن اور مالوہ کے سرگدواری کیطرف آیا اور آبادانی ملک اور تکثیر زراعت مین کوشش کی اور اسبارہ مین اختراع چند وضع کیے اور اختراع کو اسلوب نام رکھا اور اس بارہ مین محکمہ وضع کیا موسوم اور مشہور ساتھ امیر کوہی کے ہوا اور جملہ مخترعات اُسکے سے یہ تھا کہ تیس کوس سے تیس کوس مسافت کو دائرہ فرض کرکے ساتھ ایک شخص کے رجوع کیا کہ جسقدر زمین اُس مسافت مین ہے اگر نامزروعہ ہے مزروعہ کرے اور اگر مزروعہ ہووے سعی کرے تو اعلی مرتبہ کو پہونچے اور قریب سو شقدار اُسکے احکام کیواسطے منصوب ہوئے پس بعضے کہ گرسنہ اور مضطر تھے اور بعضے کہ نہایت حرص و طمع سے نظر ساتھ انجام کار کے ڈالتے تھے زراعت کے متکفل ہوتے تھے اور مبالغ بطور تقاوی اور انعام لیتے تھے اور اسکو اپنے حوائج ضروری مین صرف کرتے تھے اور منتظر سیاست بادشاہی بیٹھتے تھے اور دو برس کے عرصہ مین ستر لاکھ تنگہ خزانے سے اس کام مین صرف ہوئے اگر سلطان محمد تھانہ سے زندہ پھرتا تو ایک شخص متصدیون اور متکفلون اس امرا سے

زندہ چھوڑتا اور اس بادشاہ کے عہد مین دو مرتبہ امساک باران ہوا اور ہر مرتبہ قریب تین سال کے آدمیون نے اوقات ساتھ عسرت کے بسر کی پھر عزیز خمار دھار کیطرف پہونچا اور کار ملکی مین مشغول ہوا ایک دن بتقریب ضیافت امیران صدہ کو عبارت یوزباشی ہے طلب کیا اور قریب ستر نفر امیر صدہ کو اس مجلس مین بسبب غدر کے قتل کیا اور بلاحظہ اسکا دیکھا امیران صدہ دکن اور گجرات وغیرہ متوہم ہو کر مقام فساد مین ہو گئے اور عریضہ بادشاہ کی خدمت مین لکھا کر خانہ زاد نے ایک خدمت نمایان کی ہے بادشاہ نے اسکو دولتخواہی بزرگ تصور کر کے گھوڑا اور خلعت مع تحسین نامہ واسطے اسکے بھیجکر فرمایا کہ ہر ایک امرا سے بزرگ تحسین نامہ عزیز خمار کو لکھکر رخت ہاے عالی اور خلعت فاخرہ بھیجین اور خود ہوس تربیت ارازل جو کہ فرمودہ انکے سے تجاوز نکرین مصروف ہوا پس نخشی جو اسافل روزگار سے تھے انکو اپنے قرب مین اختصاص بخشکر مدارج اور مراتب انکے اکثر امراے بلند تر کیے منجملہ ان بخیان مطرب بچہ کو ولایت گجرات اور ملتان اور بداون تفویض فرمائی اور ایک باغبان کو جو سفلہ ترین مردم سے تھا عہدہ دیوان وزارت پر منصوب فرمایا اور فیروز حجام اور میکائی بھٹھیارے ولد باغبان اور شیخ بالو ے بابک جولاہہ بچہ کو اپنے قرب مین ممتاز کر کے جاگیرین اور نطاقتین بزرگ حوالہ فرمائی اور مقبل نام غلام محمد ایاز کو کہ بصورت و معنے مین حقیر ترین انکے غلامون سے تھا گجرات کی وزارت تفویض کی اور ان دو بیتون کے مضمون سے غافل ہوا

نظم

سر ناکسان را بر افراشتن ٭ وز ایشان امید بہی داشتن ٭
سر رشتہ خویش گم کردن است ٭ بجیب اندرون مار پروردن است ٭

اور سبب ارازل کی پرورش کا یہ تھا کہ جو بادشاہ در بارۂ قتل رعایا وغیرہ احکام بیجا دیتا تھا اور امراے دانا اور عاقل جانتے تھے کہ صلاح بادشاہی آئین نہیں ہے مگر حکم سے پھیر کر ساتھ تغافل کے گذرانتے تھے بادشاہ کے دل مین نقش اسکا جاگیر ہوتا تھا کہ جو آدمی اصیل و نجیب مین انکے دل مین کچھ قدر اور میرے قول کا کچھ اعتبار نہیں ہے ایسی جماعت کو بزرگ کرنا چاہیے جو ارازل اور لئام ہیں بموجب حکم تنبیع عزیز خمار کا غلغلہ اور بادشاہ کی تحسین کا طنطنہ اطراف و جوانب مین پہونچا جہان کہین امیر صدہ تھے اپنے تئین فراہم کر کے منتظر وقت اور فرصت کے بیٹھے اس درمیان مین ملک مقبل جسنے خطاب خان جہانی اور وزارت گجرات پائی تھی مع خزانہ اور گھوڑون خاص سواری کے جو گجرات مین جمع کیے تھے دیوی اور بروودہ سے دہلی آتا تھا امیران صدہ نے اس حدود کو تمام تاراج کیا خان جہان پلٹ کر نہروالہ کی سمت گیا بادشاہ یہ خبر سنکر غضب ناک ہوا گجرات کی روانگی کا ارادہ کیا اور قتلغخان نے ضیاء برنی کے ہاتھ جو مؤلف تاریخ فیروزشاہی کا ہے پیغام کیا کہ فساد امیران صدہ دیوی اور بروودہ کا اس قبیل سے نہیں ہے کہ بادشاہ خود بنفس نفیس انکے دفع کیواسطے نہضت فرماوے اور حضرت کے اقبال دولت سے دو ایک کو بھی اسقدر استعداد اور لشکر ہے کہ تعہد تسکین اس فساد کا کرے اور بادشاہ بنفس خود کی نہضت سے احتمال ہے کہ اور بھی فساد پیدا ہون بادشاہ نے اسکی التماس قبول نفرمائی فوج کی تیاری کا حکم نافذ کیا ملک فیروز اپنے چچیرے بھائی کو نیابتاً مع خان جہان اور ملک کبیر کے دہلی مین چھوڑا اور خود سنہ سات سو اڑتالیس ہجری مین دہلی سے برآمد ہوا اور قصبہ سلطان پور مین کہ پندرہ کروہ شہر سے ہے نزول فرمایا تو لشکر جمع ہووے اور اس درمیان مین عریضہ عزیز خمار کا پہونچا کہ جو امیران صدہ دیوی اور بروودہ نمک بحرام فتنہ انگیز ہین اور فدوی انسے بہت قریب تھا شہر دھارا کی فوج کو آراستہ کر کے انکے دفع کیواسطے روانہ ہوا سلطان نے اندیشناک ہو کر فرمایا کہ عزیز خمار ناکردہ کار ہے اور طریقہ حرب کا نہیں جانتا ہے مجھ کو خوف ہے کہ مارا جاوے نہین اسکے خبر پہونچی کہ جب عزیز خمار باغیون کے مقابل ہوا بد حواس ہو کر گھوڑے سے گرا باغیون نے اسکو گرفتار کر کے بدترین عذاب سے ہلاک کیا بادشاہ بھی سلطانپور سے روانہ ہوا

اثنائے راہ میں ایک دن ضیا برنی سے کہا اگرچہ لوگ کہتے ہیں کہ اکثر فساد بادشاہ کی کثرت سیاست سے حادث ہوتے ہیں اور میں ہرگز سیاست کو ترک نکرونگا اسکے بعد فرمایا کہ تو کتب خواندہ ہو بتا کہ بادشاہوں کو سیاست کس کس مقام میں مناسب ہے عرض کی کہ تاریخ کسروی میں مذکور ہے کہ بادشاہ کو سات محل میں لازم ہے اول وہ شخص کہ دین حق سے پھرے اسپر سیاست لازم آوے دوسرے وہ کہ عمدًا خون ناحق کرے تیسرے وہ کہ مرد زن دار ساتھ عورت شوہردار کے زنا کرے چوتھے وہ کہ ساتھ سلطان کے اندیشہ غدر کا کرے پانچوین وہ کہ بانی فساد ہووے اور مبادرت ساتھ فتنہ کے کرے چھٹے وہ کہ اہل رعایا سے ہووے اور ساتھ باغیوں کے موافقت کرے اور زر اور اسلحہ رسانی میں معاونت کرے ساتوین وہ کہ بادشاہ کا حکم خوار رکھے اور کسی وجہ سے فرمانبرداری نکرے پھر پوچھا کہ ان سیاستوں میں چند قسم حدیث شریف کے موافق ہیں عرض کی کہ ان سیاست ہفتگانہ میں تین مقام پر حدیث وارد ہے اور وہ یہ ہے ارتداد اور قتل مسلم اور زنائے محصنہ اور چار سیاست صلاح ملک کے واسطے مخصوص بادشاہوں کو ہیں بادشاہ نے فرمایا کہ زمانہ سابق میں خلائق راست کردار اور صدق گفتار تھی اور اس زمانہ میں افساد زمانہ سے مجھے ایسی ہی سیاست پر ضرور ہے یا یہ کہ خلق راست روی اور نیک چلنی اختیار کرکے بغاوت اور فساد کو ترک کرے یا میں درمیان سے برخاستہ ہوں اور میرے پاس ایسا وزیر کامل نہیں ہے کہ ساتھ حسن تدبیر اور عقل نیک کے سرانجام ملک کرے کہ احتیاج خونریزی کی نہووے اور جب بہارآ ہو پر جو گجرات کی سرحد میں واقع ہے پہونچا شیخ معز الدین کو کہ ایک امرائے معتبر سے تھا باغیوں کی سرکوبی کیواسطے رخصت کیا وہ جب دیوی کے اطراف میں پہونچا خان جہان بھی اسکا شریک ہوا جب باغیوں کے سر پر پہونچے دیوی کے اطراف میں جنگ عظیم واقع ہوئی باغی شکست فاحش کھا کر آوارہ دشت ادبار ہوے بادشاہ آبہونچے معاودت کرکے بھروچ میں آیا اور وہان مقیم ہوا اور ملک قبول اور عماد الملک وزیر ممالک کو امراے صدہ بھروچ مفروروں کے تعاقب میں بھیجا عماد الملک آب نربدہ کے کنارے انسے ملاقی ہوا اور انمین کے اکثروں کو تہ تیغ کیا اور انکی اولاد اور اتباع کو دستگیر کیا بعضے جو زندہ رہے مانڈو بگلانہ کے ضابطہ یعنے حاکم کے پاس پناہ لیگئے اور مانڈو نے سلطان کے ملاحظہ سے انھین تاراج اور خراب کیا شر انکا گجرات سے بالکل دفع ہوا اور عماد الملک نے چند روز آب نربدہ کے کنارے توقف کیا اور سلطان کے حکم کے موافق اکثر امیران صدہ کو قتل کیا اور ایک جماعت شمشیر کے زور سے بھاگ کر اطراف میں آوارہ ہوئی پھر بادشاہ نے چند روز بھروچ میں نزول اجلال فرمایا اموال بھروچ اور کنبایت اور تمام بلاد گجرات کا کہ رعیتوں پاس رہا تھا بشدت تمام وصول کرکے خزانہ میں داخل کیا اور ان لوگوں کو کہ فی الجملہ شریک فساد تھے قتل کرکے فتنہ خوابیدہ کے بیدار کرنے میں مشغول ہوا زین الدین زند کو جو مجد الدین خطاب رکھتا تھا اور ابن رکن الدین تھا مسمی کو جو شریران روزگار سے تھے دولت آباد میں بھیجا تو وہانکے اہل فساد امیران صدہ وغیرہ کو گرفتار کرکے سیاست کو پہونچا دین کئی چند روز کے بعد سلطان نے اس حکم سے پشیمان ہو کر چاہا کہ اس جماعت کو اپنے روبرو بلا کر قتل کرے پھر انکے پیچھے ملک علی سرجاندار اور ملک احمد لاچین کو جو امیر خسرو کے عزیزوں سے تھے عالم الملک برادر قتلغخان کے روبرو بھیجکر فرمان لکھا کہ امیران صدہ کو جو وہان معروف و مشہور ہیں حضور میں بھیجے اور ڈیڑھ ہزار سوار انکے ہمراہ کیے اور حکم دیا کہ ہمراہ ان دو امیر کے درگاہ سلطانی میں روانہ کرے اور عالم الملک نے امیران صدہ رایچور اور مدکل اور گلبرگہ اور بیجاپور اور گنجوتی اور ایاغ اور کلہر اور میکری اور برار اور انگیر وغیرہ کو دولت آباد میں طلب کیا اور جب امیروں نے سیاست سلطان کی خبر سنی زود تر حاضر نہوئے ملک علی جاندار اور ملک احمد لاچین کو مع ڈیڑھ ہزار سوار

بہ سبیل محصلی اس حدود مین روانہ کیا انھون نے نہایت کوشش کرکے امیران صدہ کو مانند نصیر الدین تغلچی اور فرہاد تبریز حاجب اور
حسام الدین اور اسمٰعیل مخ اور حسن کانکو اور نور الدین کے گلبرگہ مین جمع کرکے دولت آباد کی طرف روانہ کیے اور عین الملک نے
انھین بادشاہ کیخدمت مین روانہ کیا اور جب درہ مانک دون مین جو ایک قصبہ ہی اور دون کے واقع ہی پہونچے امیران صدہ
سیاست سلطان سے خائف اور ہراسان ہوئے اور آپسمین مشورہ کرکے اقرار کیا کہ ہماری طلب سواے قتل اور سیاست کے
کوئی امر دوسرا انھین تہ لائق ہی بہتر یہ ہی کہ ہم مثل گوسفندان دست و پا کے اپنے تئین قصاب خونخوار بے رحم کے حوالہ نکرین انسب یہ ہی
کہ بجا فسہ پلٹ کر سم مخالفت بلند کرین پس اتفاق کرکے کوچ کیوقت امرائے محصل پر تاخت لائے اور ملک احمد لاچین کو قتل
کرکے اُنکا تمام مال و اسباب لوٹ لیا اور ملک علی جاندار جسطرف سے آیا تھا ادھر مفرور ہوا اور امیران صدہ نے دولت آباد
مین تاخت کرکے [illegible] الملک کو محاصرہ کیا اور قلعہ کی فوج سے موافقت کرکے چند روز مین قلعہ پر متصرف ہوئے اور عالم الملک
کو کہ حسن سلوک اُنکے سے راضی اور شاکر تھے جان کی امان دی اور باقی عاملان سلطانی کو ساتھ ابن رکن الدین تھانیسری
کے قتل کیا اور دولت آباد کا خزانہ آپسمین قسمت کیا اور امیران صدہ گجرات بھی کہ گوشے اور کنارے کر اس اور
مواس مین پوشیدہ تھے سب انکے شریک ہوئے اور اسمٰعیل مخ برادر ملک افغان نے کہ وہ بھی امیران صدہ سے تھا اور نور عقل
و مروت مین انصاف رکھتا تھا اپنے تئین بادشاہ کرکے بنام ناصر الدین خطاب کیا بیت اسمٰعیل مخ راوران دارو گیر بشاہی نخواندند
نام ناصر [illegible] جب اس فساد کی خبر بہروج مین بادشاہ کو پہونچی بہ استعجال بہروج سے کوچ پر کوچ کرکے دولت آباد مین آیا
اور امیران صدہ نے افواج آراستہ کرکے صفوف سنوارے اور آثار جوانمردی اور بہادری کے اسطرح سے ظہور مین پہونچائے
کہ میمنہ اور میسرہ بادشاہ کے متفرق اور پسپا ہوئے اور قریب تھا کہ چشم زخم پہونچے انکا سردار [illegible] مقتول ہوا اور اُسکے
تخمیناً چار ہزار سوار نے ایکبارگی وادی کیطرف ہزیمت کھائی اور رات نے درمیان مین پردہ ظلماتی ڈالا ساتھ اسطرح کے
کہ طرفین ایک دوسرے کے حال سے خبر نرکھتے تھے اور میدان جانستان کے قریب فروکش ہوئے تھے اسمٰعیل مخ اور تمام
امیران صدہ نے قریبہ مشورت کا درمیان لائے اور یہ ٹہری کہ اسمٰعیل مخ مع ایک جماعت کہ قلعہ کی محافظت کیواسطے پر ضرور ہی
قلعہ دولت آباد مین داخل ہو رہے اور باقی امرا گلبرگہ مین جاکر اپنی جاگیرون کی محافظت کرین اور جب سلطان دکن سے نکل جاے پھر دولت آباد
مین فراہم ہوکر اپنے کام مین مشغول ہون پس اسمٰعیل مخ قلعہ دھاراگڈھ مین جو غلہ اور تمام احتیاج سے مملو تھا داخل ہوا اور دوسرے امیر کہ
حسن کانکو بھی انھین سے تھا قول و قرار کے موافق اپنی جاگیرون مین دوڑے اور سلطان نے عماد الملک سرتیز کو کہ قبل اسکے ایلچپور مین رہتا تھا
اور تاب مقاومت امیران صدہ نہ لاکر سلطانپور کیطرف بھاگا تھا ساتھ ایک جماعت امرا کے باغیون کے دفع کیواسطے گلبرگہ کیطرف بھیجا اور
خود دولت آباد کے کوشک خاص مین اقامت کی اور وہانکے باشندون کو ہمراہ امیر نوروز گرگین کے دہلی کیطرف روانہ کیا اور فتحنامہ لکھا کہ
اسے دہلی کے منبر پر پڑھکر نقارے خوشی کے بجاوین پھر عازم تسخیر قلعہ دھاراگڈھ ہوا سوار و پیادے بیشمار اُسکے محاصرہ کیواسطے
مامور کیے چنانچہ ہر روز جنگ بلا ناغہ واقع ہوتی تھی اور اندر اور باہر کی جماعت کثیر قتل ہوتی تھی غرضکہ تین مہینے اسی
نہج پر گذرے ناگاہ گجرات سے خبر پہونچی کہ ملک طغی غلام صفدر الملک نے کہ وہ بھی غلام احمد ایاز خواجہ جہان کا تھا فساد برپا
کرکے امیران صدہ کو جو کوہستان مین زمیندارون کی تجویز مین رہتے تھے ساتھ اپنے متفق کیا ہی اور کنبایت کو
غارت کرکے اب قلعہ بہروج کو محاصرہ کیا ہی بادشاہ یہ خبر سنکے مضطرب ہوا خداوندزادہ قوام الدین کو مع چند
امراے بزرگ مثل ملک جواہر اور شیخ برہان الدین بلگرامی اور ظہیر الجیوش کو مع لشکر کثیر دولت آباد کے محاصرہ کیواسطے

چھوڑ کر خود بہ تعجیل تمام گجرات کیطرف روانہ ہوا اور ساکنان دولت آباد سے جو شخص کہ رہا تھا ہمراہ لیگیا چنانچہ بتفصیل مذکور ہوگا اور دو گیتیوں نے لشکر سلطان کا تعاقب کرکے چند فیل اور خزانہ لیا اور بہتوں کو قتل کیا جب سلطان بھروچ میں پہونچا آب نربدا کے کنارے نزول فرمایا طغی ترک بھروچ سے کوچ کرکے کنبایت گیا بادشاہ نے ملک یوسف بقرا کو اسکے تعاقب میں نامزد فرمایا پھر کنبایت کی حوالی میں حرب واقع ہوئی یوسف بقرا مع اکثر ہمراہیان معتبر مقتول ہوا اور بقیۃ السیف بادشاہ کے پاس بھاگ آئے اور طغی نے بھی میں مغضوب ہوکر شیخ معزالدین اور دوسرے اہلکاران سلطانی کو کہ حبس میں رکھتا تھا مقتول کیا اور بادشاہ غضبناک کنبایت کیطرف روانہ ہوا طغی بھاگ کر اساول میں کہ اب ساتھ احمد آباد کے مشہور ہو گیا بادشاہ بھی اسکے اثر پر راہی ہوا طغی نہروالہ کیطرف بھاگا اور بادشاہ نے شدت باران کے سبب ایک مہینا اساول میں توقف کیا اس درمیان میں خبر پہونچی کہ طغی جمعیت بہم پہونچا کر نہروالہ سے اساول کیطرف تاختہ لایا ہے کڑی میں فروکش ہوا ہے اور عزم رزم رکھتا ہے اور صفوف جنگ آراستہ کیا چاہتا ہے بادشاہ بھی عین بارش میں اساول سے روانہ ہوکر کڑی میں آیا اور کڑی میں فریقین کا مقابلہ ہوا طغی اور اسکے ہمراہی شراب پیکر دیوانوں کے دستور سے بادشاہ کی فوج خاص پر تاخت لائے اور جو کہ فیل کوہ تمثیل آگے مانع اور سد راہ تھے بحرمان ناکام بھاگے اور درختوں کے انبوہ میں جو وہاں سے قریب تھے داخل ہوئے اور وہاں سے نہروالہ گئے اور پانسو آدمی طغی کے فوج کے جو پیچھے رہگئے تھے اسیر ہوئے اور بادشاہ کے حکم سے سیاست کو پہونچے یعنی قتل ہوئے بادشاہ نے یوسف بقرا کے بیٹے کو مع لشکر انبوہ طغی کے تعاقب میں بھیجا اور خود چند روز کڑی میں توقف کیا اور طغی نے فرصت پاکر اہل و عیال اور دوسرے باغیوں کو نہروالہ سے ہمراہ لیکر رن سے عبور کیا اور ولایت کچھ کے راستے سے ٹھٹہ کیطرف بھاگا سلطان تین روز کے بعد نہروالہ میں داخل ہوا اور حوض سہسلنگ کے کنارے نزول فرمایا اور ولایت گجرات کی آبادی میں مشغول ہوا مقدم اور رانا جو گجرات کے جو ہر طرف سے آئے تھے اور پیشکش گذرانتے تھے انکو خلعت اور انعام کرامت فرماتا تھا اور بادشاہ کے مساعی جمیلہ سے گجرات کی پریشانی ساتھ اصلاح کے مبدل ہوئی اور چند کس معاون لشکر طغی سے کہ جدا ہوکر رانا مندل کی پناہ میں آگئے تھے اسنے انکے سرتن سے جدا کرکے بادشاہ کیخدمت میں روانہ کیے ابھی بادشاہ گجرات کی تعمیر میں مصروف تھا کہ دکن سے خبر پہونچی کہ امیران صدہ نے کہ قبل اسکے شکست کھا کر متفرق ہوئے تھے اب یکجا جمع ہوکر حسن کانکو کے سرکردگی سے عماد الملک سرتیز کو قتل کیا اور خداوندزادہ قوام الدین اور ملک جوہر اور ظہیر الجیوش اور تمام امراے بادشاہی کو اس شکست سے مالوہ کیطرف بھگا دیا اور اسمعیل مخ بھی قلعہ دولت آباد سے برآمد ہوکر انسے جا ملا اور دولت آباد انکے تصرف میں آیا تب اسمعیل نے سلطنت سے استعفا دیا جمیع امیران صدہ نے انکی تجویز سے حسن کانکو کو بادشاہ کرکے سلطان علاء الدین خطاب دیا بادشاہ یہ خبر وحشت اثر سنکر غمگین ہوا اور بعد تامل فراوان کے سمجھا کہ یہ تمام فساد جو پیہم ملکوں میں سیاست کی کثرت سے واقع ہوتے ہیں بادشاہ یہ اندیشہ کرکے سیاست سے دست کش ہوا اور ملک فیروز اور خواجہ جہاں اور ملک غزنین اور صدر جہاں اور امیر رفیعہ کو مع لشکر ہمراہی انکے طلب کیا تو حسن کانکو کے تدارک کو روانہ کرے اور ہنوز وہ نہیں کہ یہ خدمت میں پہونچے جب خبر متواتر پہونچی کہ حسن کے پاس جمعیت بیشمار فراہم ہوئی بادشاہ نے انکی روانگی موقوف رکھی اور یہ قصد کیا کہ مہم گجرات اور تسخیر کرنال سے جو ساتھ جونہ گڈھ کے شہرت رکھتا ہے خاطر جمع کرکے خود حسن کانکو کے دفع میں مشغول ہو اسواسطے تین دو برس گجرات میں بسر کیے پہلے سال سرانجام اور استعداد لشکر میں مصروف تھا اور دوسرے برس جونہ گڈھ کرنال کی تسخیر میں مشغول ہوا

اور جمیع مقدم اور راے اُس نواح نے حلقۂ اطاعت کا اپنے زیب گوش کیا اور خدمتین سلطان کے حاضر ہوئے اور کنگار جو ولایت
کچھ کا راجہ تھا وہ دربار سلطانی مین حاضر ہوا اور فحواے عبارت تاریخ نظام الدین احمد سے ایسا واضح ہوتا ہی کہ حصار کرنال مسخر
سلطان محمد تغلق شاہ سے ہوا لیکن ظاہر یہ ہی کہ وہ قلعہ سواے محمود شاہ گجراتی کے کسی سے مفتوح نہین ہوا اور سلطان تغلق نے
ساتھ اطاعت وہانکے راجہ کے اکتفا کیا الغرض ضیاء برنی کہتا ہی کہ بادشاہ نے اس حال مین مجھسے فرمایا کہ میری مملکت نے امراض
متضادہ بہم پہونچائے ہین اگر ایک مرض کا علاج کرتا ہون دوسرا مرض غالب ہوتا ہی اور تونے کتب تواریخ بہت پڑھی ہین اسبارہ
مین تیرے دلمین کیا پہونچتا ہی ضیاء برنی کہتا ہی مین نے عرض کیا کہ ایک کتب تواریخ سے مین نے دیکھا ہی کہ اگر بادشاہ سے خلائق
متنفر ہو فساد متعدد حادث ہو وہان علاج یہ ہی کہ وہ بادشاہ اپنے بیٹے یا بھائی کو جو شایان سلطنت ہووے اپنا قائم مقام کرے
اور خود گوشہ گیری اختیار کرے اور اگر یہ کیے ترک اُن عمال کو کہ جو موجب تنفر خلائق ہوئے ہین فرما وے بادشاہ نے فرمایا میرا ایسا
کا فرزند کہ قائم مقام ہو نہین ہی اور مین سیاست ترک کرنیوالا ہون سے بھی نہین ہون جو کچھ ہونیوالا ہی ہو مصرعہ شود شود نشود نشود دگر
مشو چہ خواہد شد بعد بادشاہ کوندل مین جو کرنال سے پندرہ کوس ہی مرض مین مبتلا ہوا اور قبل اسکے کہ کوندل مین پہونچے بسبب
اسکے کہ ملک کبیر نے دہلی مین وفات پائی تھی خواجہ جہان اور عماد الملک نائب وزیر الممالک کو دہلی کیطرف بھیجا اور خداوند
زادہ اور مخدوم زادہ اور دوسرے معارفو نکو دہلی سے کوندل کیطرف طلب فرمایا اور جب سلطان کوندل مین پہونچا وہ تمام
لوگ مع حرموں اور جمعیت اسے لوکانہ سے پہونچے اور بادشاہ کیخدمت مین بہت سے لشکر آراستہ ہوگئے اور
مرض نے بھی صحت پائی اُسکے بعد دیپالپور اور ملتان اور اچھ اور سیوستان سے کشتیان ٹھٹھہ کیطرف طلب کین اور
کوندل سے روانہ ہوکر دریا کے کنارہ پہونچا اور طغی کے دفع کیواسطے مع لشکر اور افیال کے دریا سے عبور کرکے
دوسرے ساحل پر فروکش ہوا اُسوقت میں التون بہادر مع پانچہزار سوار مغل کے کہ امیر قرغن نے سلطان محمد تغلق شاہ کی
کمک کو بھیجا تھا پہونچا بادشاہ نے اُنکے ساتھ انواع مراحم اور الطاف خسروانہ مبذول فرمائے اور وہانسے بقصد اخراج
ایک گروہ سومرہ کے کہ طغی حرامخور پناہ ساتھ اُنکے لیگیا تھا ٹھٹھہ کیطرف نہضت فرمائی جب ٹھٹھہ سے تیس کوس مسافت
طے کی روز عاشورہ تھا روزہ رکھا اور وقت افطار مچھلی کھائی مرض تپ نے کہ قبل اس سے رکھتا تھا عود کیا اور باوجود اسکے
کشتی مین سوار ہوکر ساتھ کوچ متواتر کے چودہ کوس ٹھٹھہ سے پہونچکر مقام کیا اور مرض لحظہ بہ لحظہ ترقی کرتا تھا اور اضطراب
اور تلواسہ عظیم پیدا ہوا غرضکہ تاریخ اکیسوین ماہ محرم ۷۵۲ھ سات سو باون ہجری مین کنارے آب سند کے پہونچا اور اُسی مقام
۲۱/۱/۷۵۲ مین روزنامہ اُنکی حیات کا ساتھ رقم کل نفس ذائقة الموت کے مرقوم ہوا اور ویسی بیچاری اور قہاری اسیر خاک ہوکر پیوند
زمین ہوا نظم زروزگار اگر کام خویش برداری × بر آفتاب اگر نام خویش بنگاری × اگر بہ ثروت ساسانیان رسی وکیان
دگر بچرخ فرازی علم زجباری × چہ سود عاقبتش بسیری وبسپاری × دریغ کاخرازان بگذری وبگذاری × اور یہ مرثیہ اسکے
فوت مین کہا گیا مرثیہ ماتم زہر است شرب عالم را × میوہ مرگ است تخم آدم را × ای حریف عدم قدم درنہ × کم زن این
عالم کم از کم را × صبح محشر دمید ہان از خواب × بانگ زن خفتگان عالم را × ہان کہ فرش فنا بگستردند × درنوردا این
بساط خرم را × رستخیز است وخیزد بار شگاف × سقف ایوان طاق طارم را × شاہ محمد بخفت در دل خاک ×
نیلگون کن لباس ماتم را × پس بدست خروش در تن دہر × چاک زن این قباے معلم را × اور بیٹیان سلطان
محمد نے حالت نزع مین موزون کی تھین نظم بسیار درین جہان طپیدیم × بسیار نعیم و ناز دیدیم

اسپان بلند بر نشستیم * ترکان گران بہا خریدیم * کردیم بسے نشاط آخر * چون قامت ماہ نو خمیدیم * مدت اُنکی سلطنت کی ستائیس برس تھی ۔

ذکر وقائع سلطنت بادشاہ معظم مہذب فیروز شاہ بن سالار رجب

کہتے ہین ملک فیروز باربک بھتیجا سلطان غیاث الدین تغلق شاہ کا تھا اور سلطان محمد اُسکے مقدمہ مین نظر استخلاف اور ولیعہدی کی رکھتا تھا جب وہ بادشاہ کی بیماری مین تیمارداری اور بشرط حق خدمتگذاری بجالایا اُس حال مین عنایت اور شفقت بادشاہ کی اُسکے بارہ مین ایک حصہ سے ہزار درجہ ہوئی ہنگام رحلت کے وصیت کی کہ ولیعہد یہ ہو اور یہ بیت پڑھی **بیت** تو سر سبز باشی بشاہنشہی * کہ من کردہ ام سر ز بالین تہی * سلطان محمد تغلق شاہ کی بعد وفات لشکر مین فتور اور بہت بیشمار واقع ہوئی ملک فیروز باربک نے بعضے اردو کو ضبط خلائق پر تعین کرکے متکفل مہمات ہوا اور صلاح وقت کے موافق اول التون بہادر اور وہ امرا جو امیر قرغن کے پاس سے مدد کیواسطے آئے تھے علی قدر مراتب ہر ایک کو خلعت و انعام دیکر اجازت مراجعت دی اور فرمایا کہ یہ وقت مناسب نہین ہے مبادا تمھارے اور لشکر ہندوستان کے درمیان غبار نزاع سر سبز ہو کر ساتھ فساد کے منجر ہووے اولی وہ ہے کہ قبل کوچ کرنے سے ہم اور تم اُردو سے برآمد ہوکر روانہ ہووین التون بہادر کو یہ بات پسند آئی اسیوقت خیمہ اور خرگاہ اکھاڑا اور کوچ کرکے پانچ کوس کے فاصلہ پر فروکش ہوئے اور امیر نوروز گرگین داماد ترمشیرین خان مغل کہ سلطان محمد تغلق شاہ کے عہد مین ہند مین آیا اور امراے کبار کے سلک مین منتظم ہو کر کفران نعمت اور کور نمکی پر کمر باندھی تھی اسنے بھی اپنے آدمیون کے ہمراہ کوچ کیا اور التون بہادر کے مقابلہ مین وارد ہوا اور کہا بادشاہ ہندوستان فوت ہوا اور لشکر بے سر و سامان ہے اور ابتک کوئی تخت پر نہین بیٹھا اور لوگ دل پریشان رکھتے ہین بس راہ سپاہ گری کی وہ ہے کہ کل جب لشکر کوچ کرے ہم خزانہ پر جا پڑین اور نقود اور جواہر سے جو کچھ دستیاب ہو لیکر اپنی ولایت کیطرف روانہ ہوین پس اسیطرح بادشاہ کی وفات کے دوسرے دن کہ لشکر قافلہ کے مانند بے سروسامان جاتا تھا اسدو پر تاخت لاکر چند صندوق خزانہ کے کہ اونکے ہاتھ لگے متصرف ہوا اور لڑکے اور لڑکیان بہت اسیر کرکے لوازم غارتگری مین تقصیر نہ کی اور امراے سلطان محمد نے ہزار ترس و بیم سے دو کوس سیوستان المعروف سہوان مین ٹھیکر نزول کیا اور اُس شبکو صبح تک شرائط ہوشیاری مین مشغول ہوکر خواب و آرام اپنے اوپر حرام کیا لیکن دوسرے دن مخدوم زادہ عباسی اور شیخ الشیوخ نصیر الدین محمود اودھی الملقب بچراغ دہلی اور دوسرے علما اور مشائخ اور امراے کبار اور ارباب دخل سب اتفاق کرکے ملک فیروز باربک کے مکان پر گئے اور عرض کی کہ جو بادشاہ مرحوم نے ولیعہدی آپکو تفویض فرمائی دوسرا اس امر عظیم الشان کے شایستہ نہین ہے مناسب یہ کہ آپ مہمات سلطنت کو معطل نفرمائیے اور سریر سلطنت پر جلوس کیجیے ملک فیروز باربک نے اظہار سفر حجاز اور زیارت حرمین شریفین کیا اور ہر چند عذر کیے مفید نہوئے آخر ناچار ہوا محرم کی تیئیسوین تاریخ سنہ مذکور کو کہ بعد اُسکے بچاس اور چند مرحلہ عمر شریف اُسکی سے طے ہوئے تھے تخت جہانداری پر جلوس فرمایا **نظم** مخالف شکن شاہ فیروز بخت * بفیروز فالی برآمد بہ تخت * ز فیروزی دولت کامگار * نشاط نو انگیخت در روزگار * پہلے دن جلوس مین کئی ہزار نفس کہ مفسدان ٹھٹھہ اور مغل کی قید مین پڑے تھے خرید کیے اور تیسرے دن بہ نہایت شوکت و شان اور تزک و تجمل سے سوار ہوا اور جسطرف سے کہ سوار اور مغل اور مفسدان ٹھٹھہ دست اندازی کیواسطے آتے تھے دستگیر ہوتے تھے یا جان سے مارے جاتے تھے چنانچہ کئی شخص سرداران مغل سے گرفتار ہوکر سزاے اعمال کو پہونچے **نظم** ہمائے چتر ہمایون او چو بال کشاد ازین سپس نکند چغد دعوی بازی * جنان بساخت جہان راہواے معتدلش * کہ از طبیعت اضداد رفت

ناسازی ہوا امیر نوروز گرگین اور التون بہادر اور دوسرے صلاح توقف مین دیکھکر ازروے استعجال اپنے ملک کیطرف دوڑے اور
مردم ٹھٹھہ جو طمع کی تحریک سے فتنہ اور فساد مین تقصیر کرتے تھے یہ بھی اپنی حد سے دانستہ قدم اندازہ سے باہر نہ رکھتے تھے اور خلائق پر
جلوس سلطان فیروز شاہ کا مبارک ہوا احسان جان اور مال کا اُنپر ثابت ہوا اور اُسکے بعد ساتھہ کوچ متواترہ کے سیوستان
سے قلعہ بھکر مین آیا امرا اور ملوک اور مشائخ اور علما کو ساتھہ انعام اسپ و خلعت و شمشیر اور ٹیکے کے نوازا اور اسیطرح سے
سیوستان اور بھکر کے باشندونکو بھی انعام فراوان عنایت فرمایا اور راتبہ بادشاہانہ ضابطہ کی مقرر رکھکر اُسکے جاری کرنے کیواسطے
فرامین صادر فرمائے اور وہ لوگ کہ جو قندھار اور سیستان اور خراسان اور عراق اور مصر اور بغداد سے درگاہ سلطان محمد مین
حاضر ہوکر انعام اور احسان کے منتظر تھے ہر ایک کو علی قدر مراتب انعامات دیکر پھر رخصت مراجعت اوطان[جمع وطن ۱۲] دی اور
خداوندزادہ عماد الملک اور امیر علی غوری کو طغی طاغی کے تدارک کو روانہ کرکے خود اُچھہ کیطرف متوجہ ہوا اور وہان کے
ائمہ اور اہالی کو بھی رہین احسان کرکے وظیفے مقرر کیئے ناگاہ خبر پہونچی کہ احمد ایاز المخاطب بخواجہ جہان نے جو سلطان محمد تغلق
شاہ سے نسبت خویشی رکھتا تھا اور عمر اُسکی نوے برس سے متجاوز تھی دہلی مین چھہ برس کے لڑکے مجہول النسب
کو ساتھہ سلطان محمد کے نسبت دی اور بادشاہ غیاث الدین محمد نام رکھکر بادشاہ بنایا ہی اور ایک خلق کو اطاعت کیواسطے دعوت
مین فراہم کیا ہی اور معرکہ ہم پہونچایا ہی سلطان فیروز نے اسبابت کا کمان اُسکی خرافت اور حماقت پر کرکے سیف الدین شحنہ پیل کو مع
فرمان عفو و نصیحت اُسکے پاس بھیجا اور وہانسے کوچ کرکے جب دیپالپور مین آیا خلق کی آسایش کیواسطے چند روز توقف فرمایا اور وہانسے
بشاد کامی و ہمت تمام اجودھن مین پہونچکر زیارت مزار شیخ فرید الدین قدس سرہ مین سرفراز ہوا اور اُنکے خانوادون کی بہت تعظیم کی اور
مجاورون اور مستحقون اس بقعہ کو نوازشین کین اور جب اجودھن سے راہی ہوا ملک قبول عماد الملک وزیر الممالک نے اپنے علاقہ سے
آنکر ملازمت کی اور ساتھہ خلعت مرصع کے مخصوص ہوکر منصب وزارت کل ممالک پر منصوب ہوا اور خطاب خانجہانی پاکر کنگرہ اُسکے
مرتبہ کا فلک الافلاک سے گذرا اور جب بادشاہ اطراف ہانسی مین پہونچا احمد ایاز سید جلال الدین ترمذی اور ملک حمید الدین عجمی
اور مولانا نجم الدین نے اپنے خانہ زاد داؤد خان کو برسم رسالت فیروز شاہ کے پاس بھیجکر پیغام دیا کہ ابتک سلطنت سلطان محمد تغلق
شاہ کے خاندان مین برقرار ہی اگر وہ خداوند تخت و تاج ساتھہ ابن سلطان مرحوم کے رجوع کرکے خود ساتھہ رسم نیابت
کے پرداخت امور ملکی کرے پسند طبایع مستقیمہ ہوگا فیروز شاہ نے جمیع اعیان درگاہ سلطان محمد تغلق شاہ کو حاضر کرکے
کہا کہ تم سلطان محمد کے محرم ہو اور نزدیک تھے اگر اُس سے کوئی فرزند باقی رہا ہی تو اُسے تخت پر بٹھا کر ہم اُسکی
اطاعت مین مشغول ہون سب متفق اللفظ و المعنے بولے کہ سلطان محمد تغلق شاہ کا کوئی فرزند نہین اور ارث اور وصیت کے
موافق سلطنت اور بادشاہی تغلق کی ساتھہ خداوند نعمت کے راجع ہوئی اور جو مشائخ اور علما سے مثل شیخ محمد نصیر الدین
اودھی اور مولانا شمس الدین باخرزی کہ اس مجلس مین حاضر تھے استفسار کیا مولانا کمال الدین نے کہا جس شخص نے اس کام کو
اول شروع کیا باز اولی تر ہی بس اس صورت مین مولف کہتا ہی کہ اس جواب سے ایسا واضح ہوتا ہی کہ وہ لڑکا
سلطان محمد تغلق شاہ کا تھا کسواسطے علمانے گواہی ساتھہ سلب اولاد ذکور کے نہین دی اور اس سے ساکت ہوکر
مسئلہ اور درمیان مین لائے علی ای حال بادشاہ نے رسولان احمد ایاز کو نگاہ رکھا اور داؤد خانہ زاد اور مولانا زادہ کو جو حلبی ہو نسبے
تھے اُسکے پاس بھیجکر ساتھہ کلام نصیحت آمیز کے ہدایت فرمائی اور بعد پہونچنے داؤد خانہ زاد کے جو اکثر امرا مثل ملک نتھو حاجب
اور ملک حسن ملتانی وغیرہ کہ احمد ایاز سے موافقت کرکے زرخطیر اپنے تصرف مین لائے تھے بادشاہ کے استقبال کے واسطے

دور کر لشکر شاہی مین جاملے اور اُسیوقت خبر قتل ملک طغی کہ طغیان کرکے گجرات کیطرف بھاگا تھا پہونچی اور اُنہی چند روز مین شہزادہ فتح خان بلدۂ فتح آباد مین پیدا ہوا اور سب طرف سے آثار اقبال اور فیروزی اُسکے ظاہر ہونے لگے احمد ایاز سمجھا کہ کوئی کام پیش نجا سکتا پس از روے عجز و اضطرار ارادۂ ملازمت کرکے اشرف الملک حلبی اور محمد حسین میر میران کو درخواست عفو گناہ کے واسطے بادشاہ کے حضور مین روانہ کیا اور بادشاہ نے جان کی امان دی احمد ایاز مع اپنے توابعین سر اپنے حلوق یعنے مونڈے ہوئے برہنہ کرکے اور پگڑیان گردن مین ڈالکر ملازمت مین پہونچا بادشاہ نے احمد ایاز کو ہانسی کے کوتوال تفویض کیا اور ملک خطاب کوجو اعوان سے تھا سرہند کی طرف بھیجا اور شیخ زادہ بسطامی کو اخراج فرماکر دوسری تاریخ ۷۵۲ھ سات سو باون ہجری مین خود بدولت نے دولت و سعادت سے قدم تخت بادشاہی پر رکھکر عدل و احسان کا مژدہ خاص و عام کو پہونچایا چنانچہ تمام رعایا و برایا کے فائز المرام ہونے سے رفاہیت اور آسودگی ادنی و اعلی مین پیدا ہوئی **نظم** چہ پیرواست کہ اقبال در جہان افگند چہ غلغلست کہ دولت در آسمان افگند بعذار کوکب شاہیست یاسمین بہشت کہ بوے امن و امان در مشام جان افگند امرا اور ارکان دولت کو ساتھ خطاب اور مناصب ارجمند کے سربلند کیا شیخ صدر الدین ولد شیخ بہاء الدین زکریا کو خطاب شیخ الاسلامی دیا اور خداوند زادہ قوام الدین کو بخطاب خداوند خانی مخاطب کرکے عہدہ وکیلداری تفویض فرمایا اور ملک تاتار خان کو نائب وکیلدر کیا اور سیف الملک کو شکاربیگی اور خداوند زادہ عماد الملک کو سلاحدار اتکا سردار کیا اور اس عہد مین جو شخص کہ دودمان سلاطین غوریہ سے تھا خطاب خداوند زادہ پاتا تھا اور جو کہ خاندان خلفاے عباسی سے تھا ساتھ مخدوم زادہ کے ملقب ہوتا تھا اور عین الملک مشرف یعنے داروغۂ دیوان ہوا اور ملک حسین میر میران نے استیفاے کل پایا اور جعفر کی پانچوین تاریخ ۷۵۳ھ سات سو ترپن ہجری کو بادشاہ نے بطریق سیر و شکار کوہ سرمور کیطرف عنان عزیمت معطوف فرمائی اور اکثر اسطرف کے زمیندارون نے ملازمت سے مشرف ہوکر حلقہ بندگی کا زیب گوش کیا اور غاشیہ خدمت کا دوش پر اٹھایا اور روز دوشنبہ یعنی تیسری جمادی الاول سنہ مذکور کو شہزادہ محمد خان دہلی مین پیدا ہوا سلطان فیروز شاہ نے جشن کرکے خلائق کو ساتھ انعام اور الطاف کے بہرہ ور کیا اور ۷۵۴ھ سات سو چون ہجری مین دامن کوہ کلانور مین شکار کرکے ہنگام معاودت عمارات عالیہ لب آب سرستی پر بنا فرمائی اور ماہ شوال سنہ مذکور مین تاتار خان کے تئین اختیار تمام دیکر شہر مین چھوڑا اور خود مع لشکر گران لکھنوتی کی عزیمت کی اور اس سفر سے غرض یہ تھی کہ حاجی الیاس کو کہ وہ شمس الدین شاہ نام اپنا رکھکر چند بنارس تک متصرف ہوا تھا دفع کرے جسوقت گورکھپور کے قریب پہونچا اودے سنگہ مقدم وہان کا خدمت مین آیا اور پیشکش لائق مع دو زنجیر فیل گذرانکر مورد انعام خاقانی اور مصدر مراحم سلطانی ہوا اور راے گورکھپور نے بھی خراج چندسالہ داخل کیا اور دونون سلطان کی ملازمت مین روانہ ہوئے اور جب حدود بندھوہ مین کہ محل قرار حاکم بنگالہ تھا پہونچا الیاس حاجی اُسے چھوڑکر کدالہ کیطرف کہ ایک موضع نہایت استحکام مین واقع ہے اور وہ ایک جانب آب اور دوسریطرف جنگل رکھتا ہے اُسمین جاکر پناہ لیگیا بادشاہ نے بندھوہ کے باشندونکو مضرت نہ پہونچائی اور وہانسے آگے بڑھا اور ربیع الاول کی ساتوین تاریخ کو کدالہ مین پہونچا اور اُسی روز جنگ عظیم واقع ہوئی اور انتیسوین شہر مذکور کو لشکر سلطان شہر سے جدا ہوکر آب گنگ کے کنارے فروکش ہوا ربیع الآخر کی پانچوین تاریخ کو عفونت اردو کے سبب سے چاہتا تھا کہ تغیر منزل کرے جو یہ نفس نفیس سوار ہوکر جستجوے جاے مناسب کرتا تھا حاجی الیاس المخاطب بہ شمس الدین شاہ ساتھ خیال اُسکے

سلطان

کہ سلطان بعزم معاودت سوار ہوا حاجی الیاس بقصد جنگ حصار سے برآمد ہوکر صفین آراستہ کی اور حرکت مذبوحی کرکے پھر
قلعہ مین بھاگا اور چوالیس زنجیر فیل اور چتر اور علم اور اسباب شاہی اور حشم اُسکا سلطان کے ہاتھہ آیا اور پیادہ بہت مارے گئے
ایک جماعت کثیر اسیر ہوئی اور سلطان نے دو تیسرے دن وہان مقام کرکے حکم دیا کہ اسیران بلاد لکھنوتی کو رہا کرین بوجہ
موسم برسات آپہونچا تھا اور ولایت بنگالہ مین بارش اسقدر ہوتی ہی کہ اُس فصل مین کاشتکار کشتکاری سے نہایت متعذر
ہوتے ہین بادشاہ نے فرمایا جو مین نے فتح کرکے اسباب اُسکی سلطنت کا لیا دوسرے سال اُسکے دفع کیواسطے آؤنگا پھر
صلح گونہ درمیان مین لاکر اور اسیران بلاد لکھنوتی کو رہا کرکے علم معاودت کا دہلی کیطرف بلند کیا اور ۷۵۵ سات سو پچپن ہجری مین
قریب دہلی کے شہر فیروز آباد کنارے نہر جون کے احداث کیا اور شعبان کی بارھوین تاریخ ۷۵۶ سات سو چھپن ہجری مین
دیپالپور کیطرف شکار کیواسطے گیا اور ایک نہر بڑی آب ستلج سے کھدواکر جھجر تک کہ اڑتالیس کوس ہے لیگیا اور ۷۵۷ سات سو
ستاون ہجری مین کوہ مندوی اور سرمور کیطرف دریاے جون سے ایک ندی جدا کرکے سات نہرین اُسمین اور جمع کرکے
ہانسی مین پہونچائین اور وہان سے ابیسن کیطرف لیجا کر ایک قلعہ مستحکم بنا کیا اور نام اُس قلعہ کا فیروزہ رکھا اور اُس قلعہ کے
نیچے ایک تالاب کھودکر آب نہر سے پُر کیا اور ایک ندی اور آب کھگر کے کھینچکر حصار سرستی سے گذرانکر نہر سرکہتہ مین پہونچائی
اور ایک شہر وہان بناکر کے فیروز آباد نام کیا اور ایک نہر اور جون سے کھینچکر اُس شہر کے تالاب مین ڈالی اور ماہ ذیحجہ سنہ مذکور مین
خلعت اور فرمان خلیفہ عباسی مصر الحاکم بامر اللہ ابو الفتح ابو بکر بن ابی ربیع سلیمان متضمن تفویض ممالک ہندوستان اور سفارش
بادشاہان بہمنیہ دکن کے آیا اور اُسی مہینے مین ایلچی حاجی الیاس الملقب بہ شمس الدین شاہ لکھنوتی اور بنگالہ سے پہونچا اور
ہدایا اور تحف اور نفایس بہت درگاہ مین لائے اور صلح کی درخواست کی بادشاہ بھی اس امر پر راضی ہوا ایلچیون کو
بعزت و حرمت رخصت کیا اور اُس تاریخ سے بنگالہ اور دکن سلاطین دہلی کے تصرف سے باہر گیا ساتھ چپتکس کے اتفاقی
اور ۷۵۸ سات سو اٹھاون ہجری مین ظفر خان فارسی سنارگانون سے آکر نائب وزیر ہوا اور ۷۵۹ سات سو
اُنسٹھ ہجری مین شمس الدین شاہ نے بنگالہ سے چند نفر امرا کو برسم رسالت مع عرضداشت اور تحف شایستہ کے درگاہ
بادشاہی مین بھیجا چنانچہ وہ درجۂ قبول مین آیا اور بادشاہ نے بھی عوض اُسکے گھوڑے تازی اور ترکی اور اقمشۂ نفیسہ اُسکے واسطے
ارسال رکھا لیکن اُسکے پاس نہ پہونچا کسواسطے کہ جس وقت اشیاے مرسولہ بہار مین پہونچین خبر شمس الدین شاہ کے فوت
کی آئی اور اُسکا بیٹا سکندر خان قائممقام اُسکا ہوا بادشاہ نے حکم کیا کہ تحف و ہدایا کو درگاہ مین بھیجین اور گھوڑے
مواجب کے عوض سپاہیان بہار کو دیوین اور سلطان بھی سنہ مذکور مین سمانہ کیطرف شکار کیواسطے گیا اور وہان سنا کہ
مغل کی جمعیت دیپالپور تک آئی ہی سلطان نے ملک قبول بردہ دار کو مع لشکر کثیر اُنکے دفع کیواسطے روانہ کیا اور
مغلون نے اُسکے پہونچنے تک اپنا کام کیا یعنے ولایت کو تاراج کرکے اپنے اماکن کیطرف مراجعت کی اور ۷۶۰ سات سو
ساٹھ ہجری مین بادشاہ لکھنوتی کی عزیمت کرکے روانہ ہوا اور خان جہان کو دہلی مین چھوڑا تاتار خان کو سرحد غزنین کا شقدار کیا
اور جب ظفر آباد مین پہونچا برسات شروع ہوئی اُس مقام مین مقام کیا اُسوقت شیخ زادہ بسطامی کہ جسکو قبل اس سے اخراج
کیا تھا آیا اور خلیفہ مصر سے خلعت لایا اور اعظم الملک خطاب پایا اور اُسی عرصہ مین ایلچی بادشاہ کیطرف سے سکندر خان کے
پاس گیا اور اُنھین دنون مین ہمراہ حاجب سکندر خان مع پانچ زنجیر فیل اور تحف و ہدایا درگاہ مین آیا لیکن
کوئی اثر اُسپر مترتب نہوا بادشاہ برسات کے بعد لکھنوتی کیطرف متوجہ ہوا اور اُسوقت شہزادہ فتح خان کو

سراپردہ سرخ اور ہاتھی نامی دیگر خطبہ اُسکے نام پڑھا اور سکہ پر اُسکا نام جاری کیا اور اُسکے واسطے بارگاہ علیحدہ تیار
کرکے فراشخانہ اور جتر لعل اور تمام آثار سلطنت کے دیگر امرا اور منصبدار بہت اُسکے مطیع کیے اور اتالیق اور اتابک اور
قاعدہ دان اُسپر مقرر کیے وہ شاہزادہ باوجود صغر سن کے لہو و لعب اور تمام لوازم طفلی سے پرہیز کرکے صبح سے چاشت تک اور
شام سے ایک پہر رات تک لکھنے پڑھنے میں مشغول رہتا تھا اور درمیان سواری اور مجلس داری کے نہایت تمکنت اور
وقار ظاہر کرتا تھا اور عظیم کہ ارباب دخل اُسکی خدمت مین معروض رکھتے تھے ساتھ حسن وجہ کے فیصل دیتا تھا جیساکہ سبب
حیرت ذوی العقول کا ہوتا تھا ایک دن خواب نے اُسپر غلبہ کیا چاہا کہ مکتب سے اُٹھکر محل خاص مین جاوے اور آسایش کرے
اُسوقت ایک پیرزال نے سرراہ آکر عرض کی کہ میرا شوہر اور بیٹا سوداگر تھے تھوڑے قدر سے متاع خرید کرکے برسم تجارت اُردوے
سلطان مین آتے تھے رہزنون نے اُنکا اسباب لوٹ لیا اور جب یہ بیچارے بحال غارت زدگون کے اطراف
لشکر مین آئے مردمان شاہی نے جاسوس کہکر گرفتار کرکے محبس مین مقید کیا ہے اور رہا کرواکی مفارقت سے مجھپر
جگر کباب کیا شاہزادہ نیکبخت نے اُس ضعیفہ کے سوز دل پر نظر ترحم مبذول فرمائی اور ارشاد کیا اگر تیرا اس قول پر صادق
ہے دو شخص بیغرض لاؤ تو گواہی دیوین کہ وہ سوداگر تھے نہ جاسوس ضعیفہ نے کہا گواہ بہت ہین لیکن میرے آنے جانے مین عرصہ
ہوگا اور دوسری مرتبہ شاہزادہ کی خدمت مین رسائی مشکل ہوگی شاہزادہ ہنسا اور فرمایا مین یہان ٹھہرا ہون تو جا اپنے گواہون کو
لا کہتے ہین کہ مقربان شاہزادہ کی ایک جماعت نے ضعیفہ کے جانیکے بعد عرض کی کہ آفتاب مین ایستادہ ہونا مناسب نہین ہے
سایہ مین فلان درخت کے نزدیک ہے چلکر استراحت سے بیٹھیے شاہزادہ نے جواب دیا کہ مین نے اُس ضعیفہ سے وعدہ کیا ہے کہ مین
تیری مراجعت تک یہان ایستادہ رہونگا وعدہ خلافی ہرگز نہین کرسکتا پس اُسقدر آفتاب مین ایستادہ رہا کہ پیرزن آئی
اور گواہ مقبول الشہادت گذرانے اُسوقت پیرزال کو ہمراہ لیکر باپ کے دربار مین گیا دیکھا بادشاہ استراحت فرماتا ہے
دیوانخانہ مین بیٹھکر اسقدر انتظار کیا کہ بادشاہ خواب سے بیدار ہوا تب سرگذشت ضعیفہ کے تظلم کی اور گواہون کی
کیفیت مسامع قدسی مجامع مین پہونچائی اور اُسکے شوہر اور فرزند کو آزاد کیا اُسکے بعد اپنی منزل مین تشریف لیجاکر طعام
چاشت عصر کیوقت تناول فرمایا اور جب سلطان فیروز شاہ ظفرآباد سے بندوہ کیطرف پہونچا سکندر خان اپنے
باپ کے طور اکدالہ مین قلعہ بند ہوا اور جب وہ عاجز اور تنگ ہوا اڑتالیس زنجیر فیل اور تحف و نفائس بیشمار پیشکش کرکے
التماس صلح کی اور وہ قبول ہوئی اور بادشاہ جونپور کی طرف روانہ ہوا اور دوسری برسات وہان آخر کی پھر جاجنگر کی
طرف عنان عزیمت معطوف فرمائی جب سنکرہ مین پہونچا اس ولایت کو تاخت و تاراج کیا والی اُس ولایت کا راے
سرومن مقام دور دست کی طرف بھاگا اُسکی بیٹی شکر خاتون نام گرفتار ہوئی بادشاہ نے اُسے اپنی دختر کہکر فرزندی
مین لیا اور محافظت فرمائی جبکہ آب مہندی سے عبور کرکے شہر بنارس مین کہ راے جاجنگر کا مسکن تھا پہونچا راے
وہانسے تلنگ کی سمت بھاگ گیا بادشاہ نے علم معاودت بلند کیا راے بھیرجانیوں نے کہ جو گذرگاہ فیہ پر واقع ہوا تھا
تینتیس زنجیر فیل مع تحف لطیفہ ارسال کرکے امان چاہی بادشاہ اسطرف سے جب پدماوتی مین کہ جنگل ہاتھی کا ہے تینتیس ہاتھی
زندہ گرفتار کیے اور دو ہاتھی کہ زندہ دستیاب نہوتے تھے ہلاک کیا اور ملک ضیاء الدین مشہدی نے جو سلک امرا مین انتظام
رکھتا تھا بدیہہ یہ رباعی موزون کی رباعی شاہی کہ زحق دولت پاینده گرفت × اطراف جہان چو مہر تابندہ گرفت
از بہر شکار فیل در جاجنگر × دو فیل بکشت و سی و سہ زندہ گرفت × بادشاہ ماہ رجب ۷۶۲ سات سو باسٹھ ہجری مین سالما غانما

دہلی مین پہونچا سنا کہ نزدیک ہرور کے ایک پہاڑ ہے کہ اُسکے درمیان سے پانی برآمد ہوتا ہے اور نہر ستلج مین گرتا ہے اور اُس نہر کو سرستی
کہتے ہین اور آب سرستی کے اُسطرف ایک ندی ہے کہ اُسکو سلیم کہتے ہین الرتبۃ العظیم کہ درمیان اُس دو آب کے حائل ہے کھود دین
آب سرستی اس ندی مین گرے اور وہان سے سرہند اور منصور پور مین پہونچے وہانسے سنام مین آوے اور ہمیشہ جاری رہے یہ حکم
اُسطرف سوار ہوا اور حکم کیا کہ پچاس ہزار بیلدار جمع کرکے اُس پشتہ اور ندی کے کھودنے مین مصروف ہووے چنانچہ درمیان اُس
پشتہ کے ہڈیان ہاتھی اور آدمیونکی ظاہر ہوئین اور ہڈیان آدمی کے ہاتھ کی تین گز کی تھین کچھ اُنمین پتھر ہوگئی تھین اور کچھ
اُنمین استخوان تھین اور اُسیوقت سرہند کو جو در اصل داخل سمانا تھا جدا کیا اور دس کوس سے سمانہ تک داخل سرہند
کرکے ملک ضیاءالملک اور شمس الدین ابورجا کے حوالہ کیا اور وہان ایک قلعہ تعمیر کرکے فیروزپور نام رکھا پھر نگرکوٹ کیطرف
متوجہ ہوا جب دامن کوہ مین پہونچا لوگ برف لائے بادشاہ نے فرمایا کہ جسوقت ہمارے خداوندنعمت سلطان محمد تغلق شاہ مرحوم
نے یہان نزول اجلال فرمایا تھا اور شربت برف اُسکے واسطے لائے تھے جو مین حاضر نہ تھا آپنے بھی شربت کیطرف میل نہ کیا تھا
لہذا حکم دیا کہ چند فیل و شتر بار مصری جو کہ ہمراہ ہے شربت برف کرکے بیاد سلطان محمد تغلق شاہ تمام لشکر مین تقسیم کرو
پھر راجہ نگرکوٹ کا بعد محاربہ اور مجادلہ کے مع توابعین خدمت مین حاضر ہوا اور زرین پوش خدمت کا دوش پر اُٹھایا
بادشاہ نے اُسپر نوازش فرمائی اور نگرکوٹ کو بنام سلطان محمد تغلق شاہ مرحوم ساتھ محمد آباد کے موسوم کیا اور اُسوقت بادشاہ
کیعرض مین پہونچا کہ سکندر ذوالقرنین جسوقت کہ یہان آیا تھا برہمنون نے نوشابہ کیصورت بناکر اپنے مکان مین رکھی ہے
اور اب وہ معبود اس دیار کے باشندون کی ہے اور ایک ہزار اور تین سو کتاب براہمہ سے اس بتخانہ مین ہین کہ ساتھ
جالا کھی کے اشتہار رکھتی ہے بادشاہ نے اُس گروہ کے علما طلب کرکے اُنہین سے بعضے کتب کا ترجمہ کیا انجملہ اعزالدین
خالد خانی کہ شعرائے اُس عصر سے تھا ایک کتاب حکمت طبیعی اور شگون اور فالون مین سے سلک نظم مین کھینچکر دلائل فیروز
شاہی نام رکھا ہے اور قسم ہے خدا کی وہ ایک کتاب ہے متضمن اقسام حکمت علمی اور عملی کی اور بعضے کتب مین مسطور ہے کہ
سلطان فیروز شاہ باربک نے نگرکوٹ کے تمام بت توڑے اور گوشت مادہ گاو کا توبڑہ مین کرکے براہمہ مین کی گردن مین
باندھکر اردو مین پھر آیا اور صورت نوشابہ کی مع ایک لاکھ تنگہ کے مدینہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مین بھیجی تو اُس صورت کو زائرون کے شارع مین پیوند زمین کی اور زر نقد مجاورون اور مستحقون کو تقسیم کیا اور بادشاہ نگرکوٹ
کے بعد فتح عزیمت ولایت سندھ کرکے ٹھٹھہ کیطرف متوجہ ہوا اور جام مالی مین جام غفرہ نے جو ہمیشہ شاہ دہلی کا مطیع تھا
باغی ہوکر قلعہ کو مضبوط کیا اور بادشاہ نے چند مدت اُسکا محاصرہ فرمایا جب غلہ اور علف کی قلت بغایت پیدا ہوئی اور موسم
برسات کا قریب ہوا گجرات کیطرف گیا اور برسات وہان بسر کی اور ظفرخان کو گجرات کی امارت پر سرفراز کیا پھر
کوچ متواترہ سے ٹھٹھہ مین آیا جام مذکور نے اس مرتبہ امان طلب کرکے ملازمت حاصل کی بادشاہ اُسے مع جمیع
مقدمون ٹھٹھہ کے دہلی مین لیگیا اور ایک مدت کے بعد پھر اُسپر ترحم کرکے ٹھٹھہ مین بھیجا اور سنہ سات سو چہتر
ہجری مین ملک مقبول خان خان جہان نے اس دار فانی سے رحلت کی اور جونا شاہ اُسکا بڑا بیٹا ساتھ اس خطاب کے
بلند آوازہ ہوا اور سنہ سات سو چھتر ہجری مین ظفرخان گجرات مین فوت ہوا اُسکے بڑے بیٹے دریا خان نے خطاب
ظفرخانی پایا اور باپ کا جانشین ہوا اور صفر کی بارھوین تاریخ سنہ سات سو چہتر ہجری مین فلک نے بے مہری اور
عناد پیدا ظاہر کرکے سلطان ملک فیروز باربک کو ساتھ مرگ فرزند دلبند اُسکے فتح خان کے کہ شاہزادہ بے مثال تھا

قرین رنج والم کیا اُسکی پشت طاقت کو بارِ غم سے خم کیا اور جو صبر کے سوا کوئی علاج اُسکے کف اختیار مین نہ تھا آخرکار غسل و کفن دیکر تابوت مین رکھا اور صندوق نعش اُٹھا کر سبز زربفت کی چادر اُسپر ڈالی سرہانے کی طرف سہرا لٹکایا شامیانہ اوپر کھینچا داہنے بائین سیاہ بالباس سیاہ تلوارین کھینچے حال زبون نشان سب سرنگون فوج کے سردار بلان خنجر گذار اُنکی پوشاک نیلگون آنکھین جیسے جوے خون جنازہ کے ساتھ ہوئے آخرکار با دل افگار جوان مہ جبین کو اپنے حظیرہ مین پیوند زمین کیا جوان بیٹے کے مرنیکا سبکو غم ہوا **بیت** گر پیر نود سالہ بمیرد عجبے نیست • این ماتم سخت است کہ گویند جوان مرد • اُسکی ماں اور لونڈیون کے بیان کا زبان قلم کو یارا نہین بلوا عام تھا قیامت کا قیام تھا خلاصہ یہ کہ مراسم تعزیت بجالایا اور کمال ملال کے سبب ہلال کی طرح کا ہیدہ پشت خمیدہ ہوا سایہ التفات امور سلطنت سے اُٹھایا نہایت ملول و مغموم رہتا تھا اُسکے ماتم مین آٹھ پہر گریہ و زاری کرتا تھا امرا اور اعیان درگاہ سر زمین پر رکھکر عرض گذار ہوئے کہ رضا بالقضا کے سوا اس واقعہ کا کچھ علاج نہین ہے اور امور شاہی مین بے التفاتی اس سے زیادہ مناسب نہین دیکھتے اور اُس شاہ دانا نے مخلصان دولتخواہ کی التماس قبول کی احوال سلطنت مین مشغول ہوا اور رفع کلفت کیواسطے نشاط شکار کی رغبت کی اور نئی دہلی کے اطراف مین دو تین فرسنگ دو طرف دیوارین کھینچکر اشجار سایہ دار لگوائے اور اُسے شکارگاہ مقرر کیا چنانچہ اس زمانے تک اثر اُسکا باقی ہے اور ستہ سات سو چھتر ہجری مین خواجہ شمس الدین دامغانی نے عرض کیا کہ عمال گجرات کے اس ولایت کا حاصل تھوڑا روانہ دیوانی گماشتون سے اظہار نہین کرتے ہین اسصورت مین تر فنجواہ سو فیل اور چالیس لاکھ تنکہ اور چار سو غلام حبشی اور ہندی اور دو سو گھوڑے تازی اور عراقی جمیع گجرات پر اضافہ کرکے متعہد ہوتا ہے کہ ہر سال خزانہ عامرہ مین داخل کریگا بادشاہ نے فرمایا کہ اگر شمس الدین ابورجا جو ظفر خان کا نائب ہے یہ اضافہ قبول کرے گجرات اُسکے تفویض ہو جب اُسنے قبول نہ کیا خواجہ شمس الدین دامغانی کو ٹیکا زرین اور چوندول نقرہ مرحمت فرما کر بجاے ظفر خان گجرات کی طرف رخصت کیا اور جب وہ اُس اضافہ کے عہدے سے جو قبول کیا تھا عاجز ہوا اور اظہار خلاف کیا عمال گجرات نے کہ اُس سے نہایت رنجیدہ تھے امیران صدہ سے اتفاق کرکے اُسے قتل کیا اور سر اُسکا جدا کرکے دربار مین بھیجا اور سلطان فیروز شاہ باربک کے عہد مین کوئی شخص حکام سے شمس الدین دامغانی کے سوا باغی نہوا اور اُسکے قتل ہونے کے بعد گجرات کی حکومت بنام ملک مفرح جو نمکخواران اور پرورش یافتگان اُس دولت سے تھا مقرر ہوئی اور فرحت الملک خطاب پایا اور بادشاہ نے اُس قضیہ کے بعد سرحدونکو امراے معتبر کی سپرد کرکے خاطر جمع کی چنانچہ کڑہ اور مہوبہ اور اطراف اُسکے ملک شمس الدین سلیمان ابن ملک مردان دولت کو دیے اور اقطاع بردودہ اور سندیلہ اور کول کو سام الملک کے حوالہ کیا اور اقطاع جونپور اور ظفر آباد ملک بہروز کو مرحمت فرمایا اور پنجاب سرحد کابل ہلسے در دیت نصیر الملک ولد ملک مردان دولت کے مفوض کیا الغرض سلطان کے عہد آخر تک کوئی اُسکے نوکرون مین سے مصدر عصیان نہوا اور ستہ سات سو اُناسی ہجری مین زمینداران اور مقدمان پرگنہ اٹاوہ نے بغاوت پر کمر باندھی بادشاہ غضب ناک ہوا اور بنفس نفیس وہان گیا اور وہ بھی جنگ پر آمادہ ہو کر مفرور ہونے اور بہت اُس جماعت حرام خور سے اسیر اور دستگیر ہوئے اور اپنے اعمال زشت کا انتقام پایا اور بادشاہ نے اٹاوہ و اہل اور دہیلائی مین جس مقام مین ضرور ہوا ایک قلعہ محکم تیار کرکے مردان کارگذار کے سپرد کیا اور بسعادت فیروزی مستقر دولت ہو کر مراجعت فرمائی اور ستہ سات سو اکاسی ہجری مین سمانہ کیطرف عزیمت فرمائی اور جب جونا خانجہان کہ حاکم اس ولایت کا تھا پیشکش ہاے لائق گذرانکر ساتھ مراحم فراوان کے مخصوص ہوا بادشاہ انبالہ

اور شاہ آباد سے گذر کر کے دامن کوہ سہارن پور مین آیا اور سرمور کے راے اور دوسرے راؤن سے پیشکش لائق لیکر دہلی کیطرف معاودت
کی اور شاہانہ مقدم کتھیر موسوم کہتر کو حاکم بداؤن نے سید علاء الدین اور سید محمود کو اپنے مکان مین مہمانی کے بہانہ سے طلب کر کے
بغفلت کیوقت ساتھ شمشیر غدر کے قتل کیا بادشاہ نے غضبناک ہوکر تیاری سفر اسطرف کی کی اور ابتداے ۷۸۲ھ سات سو بیاسی
ہجری مین دار الملک سے کوچ کیا جب کتھیر کا نواح محل نزول لشکر فیروزی اثر ہوا فوج نے حسب الحکم آتش نہیب و غارت
اُس شہر کے موطنون کے مکانو مین ماری اور قتل مین کفار اشرار کے اسقدر کوشش کی کہ ارواح سادات شہید شفاعت کیواسطے
آئین اسواسطے کہ کہتر کو بھاگ کر کمایون کے پہاڑ پر گیا تھا غازیو نکی تاخت کا صدمہ رعایا اسطرف کی شامل ہوا قریب تیئیس ہزار نفر
کے حلقہ عبودیت مین گرفتار ہوئے اور کہتر گو سیماب کے مانند ان پہاڑون کے شگاف اور شعاب مین پوشیدہ ہوا اور کسی شخص نے
اُسکا نشان زندہ یا مردہ کا نہ پایا اور برسات قریب ہوئی رایات ظفر آیات جنبش مین آکر مرکز اصلی پر معاودت فرما ہوئے اور
ملک داؤد خان افغان کو نہایت بزرگ کر کے سنبل مین مقرر فرمایا اور حکم کیا کہ ہر سال قہر و غضب سے ولایت کتھیر مین داخل ہوکر
کوئی دقیقہ خرابی سے نچھوڑے اور آپ بھی ۷۸۷ھ سات ستاسی ہجری سے ہر سال دہلی سے سنبل کیطرف شکار کیواسطے جاتا جو کچھ
ملک داؤد خان افغان نے نہ کیا تھا وقوع مین لاتا تھا جیسا کہ ان سنوات مین ایک جریب زمین مزروعہ ہوئی اور کوئی متنفس
ایک رات اپنے گھر مین چین سے نہ سویا اور اسکے عوض مین سید اور کئی ہزار ہندو قتل ہوئے اور سنہ مذکور مین ایک قلعہ نہایت مضبوط
موضع بسولی مین کہ سات کوس بداؤن سے ہے تیار کر کے اسکا فیروز پور نام رکھا لیکن خلق ستم دیدہ اور ظریف اُس قلعہ کو آخرین پور
کہتے تھے اور آخر مین ایسا ہی ہوا جو آدمیونکی زبان پر جاری ہوا تھا کہ بادشاہ کو دوسرا قلعہ بنانا اور شہر اور قصبہ آباد کرنا نصیب
نہوا اور وہ قلعہ ساتھ آخرین پور کے مشہور ہوا اور اُس سال سے ضعف و پیری بادشاہ پر غالب ہوئی خانجہان جو منصب
وزارت پر مسلط تھا بہت قوی ہوا کہ جو کچھ وہ کہتا تھا بادشاہ بلا تامل و توقف عمل مین لاتا تھا یہانتک کہ ۷۸۹ھ سات سو
نواسی ہجری مین خانجہان نے بادشاہ سے معروض کیا کہ شہزادہ محمد خان بعضے امرا جیسے ظفر خان اور ملک بہاء الدین اور ملک
یعقوب اور ملک کمال الدین سے اتفاق کر کے ارادہ خلاف رکھتا ہے جب بادشاہ شاہزادہ محمد خان کے درپے گرفتاری ہوا
شاہزادہ واقف ہوکر اپنے محلسرا مین خانہ نشین ہوا اور شرائط اپنی محافظت کے بیش ہو چکا نے ہر چند خانجہان حیلے اور
وسیلون سے اُسے دربار مین طلب کرتا تھا وہ عذر اور معذرت کر کے نہین آتا تھا یہانتک کہ ایک روز شاہزادہ محمد خان نے
ہتھیار باندھکر محافہ مین سوار ہوکر حکم دیا کہ جھٹکا اُسپر ڈالکر چو بندی کسین اور جو کوئی پوچھے یہ بہانہ کرین کہ شاہزادہ محمد خان
کی بیگم حرم سراے شاہی مین جاتی ہے دربار مین آکر محل کے اندر گیا اور محل کی عورتون نے جب اُسے مسلح اور مسلّم دیکھا
ہراساں ہوکر بادشاہ کیطرف دوڑین اور شور اور فریاد برپا کیا کہ شاہزادہ غدر کا قصد کر کے آن پہونچا لیکن شاہزادہ
والا گہر کے دل مین کسیطرحکا خدشہ اور غدر جاگزین نہ تھا سیدھا قصر شاہی مین داخل ہوا اور اسی طرح سے مسلح باپ کے
نقد ملازمت حاصل کی اور سر اُسکے قدمون پر رکھکر عرض کی کہ خانجہان نے حضور سے میری نسبت ایسا ظاہر کیا ہے
کہ کمترین نسبت بادشاہ کے قصد ہلاکت رکھتا ہے کسی فرزند نے اپنے باپ کی نسبت ایسا آہنگ نہین کیا
اور اگر کوئی مرتکب اس امر ناشایستہ کا ہوا عمر سے بہرہ نپایا اگر میرے دل مین کسی طرح کا قصد ہوتا تو اسوقت ظہور مین ہو چکا تا
اور خانجہان کی غرض یہ ہے کہ مجھے اور دوسرونکو درمیان سے دفع کر کے خود سریر سلطنت پر متمکن ہووے بادشاہ کو
یہ بات صادق آئی شاہزادہ کو آغوش مین لیکر فرمایا کہ جا خانجہان کو قتل کر کے ظفر خان کو رہائی بخش شاہزادہ

محمد خان نے بادشاہی گھوڑے اور ہاتھیوں کو مستعد کر کے باتفاق غلامان فیروز شاہی کہ وہ دس بارہ ہزار سوار تھے آدھی رات کو خان جہان کے مکان کو جاکر محصور کیا اور اُسنے واقف ہوکر ظفر خان کو قتل کیا اور خود کچھ فوج سے مسلح ہوکر گھر سے برآمد ہوا اور شاہزادہ سے جنگ میں مشغول ہوا اور جب زخم کھاکر بیطاقت ہوا پھر مکان میں آیا اور دوسرے دروازہ سے برآمد ہوکر میوات کیطرف راہی ہوا اور کوکاے چوہان سے پناہ ڈھونڈھی شاہزادہ نے اُسکا مکان غارت کیا اور اُسکے اعوان و انصار سے جو کوئی ہاتھ آیا اُسکی گردن ماری اور شاہ کی خدمت میں حاضر ہوا بادشاہ جو نہایت پیر اور ناتوان ہوگیا تھا سامان شاہی شاہزادہ محمد خان کے سپرد کیا اور خطاب ناصر الدین محمد شاہ عنایت فرمایا اور خود گوشۂ عزلت اختیار کر کے اپنے رب کی طاعت و عبادت میں مشغول ہوا اور ناصر الدین محمد شاہ نے ماہ شعبان ۷۸۹ھ سات سو نواسی ہجری میں تخت جہانبانی پر جلوہ گر ہوکر امور بادشاہی میں قیام کیا اور حکم دیا کہ جمعہ کے دن خطبہ دونوں بادشاہ کے نام پڑھا جاوے اور ارباب دخل یعنے عاملوں اور تحصیلداروں کو بدستور سابق مقرر رکھا اور ہر ایک کو سرفرازی کا خلعت عنایت فرمایا اور ملک یعقوب آخر بیگ کو جو امراے معتبر سے تھا سکندر خان خطاب دیکر گجرات کی حکومت کی سند دیکر روانہ کیا اور ملک راجو کو مبارز خان اور کمال عمر کو نفتی الملک خطاب دیکر سرفراز فرمایا اور ملک یعقوب سکندر خان جب میوات کے قریب پہونچا کوکاے چوہان کہ خانجہان نے اُسکے پاس پناہ لی تھی ہراسان ہوکر اطاعت شاہی کا دم بھرنے لگا اور خانجہان کو گرفتار کر کے ملک یعقوب سکندر خان کے پاس بھیجا اور ملک یعقوب سکندر خان نے اُسکی گردن ماری اور سر اُسکا دہلی میں بھیجا اور خود گجرات کیطرف متوجہ ہوا اور ناصر الدین محمد شاہ ۷۸۹ھ سات سو نواسی ہجری میں کوہ پایۂ سرمور کیطرف جاکر شکار میں مشغول ہوا اور دو مہینے شکار میں بسر کیا اور وہاں یہ خبر ہوئی کہ فرحت الملک اور امیران صدہ نے گجرات میں اتفاق کر کے علم مخالفت کا بلند کیا ہے اور رعایا سے ملک یعقوب سکندر خانکو قتل کر کے اُسکے مال و اسباب پر متصرف ہوئے ہیں ناصر الدین محمد شاہ بہ تعجیل شکر دہلی میں آیا اور جو سرد و گرم زمانہ کا نہ چکھا تھا دفع فساد گجرات کیطرف متوجہ نہوا عیش و عشرت میں مشغول ہوا اور امرا اور مقربان پدر کا ایک وجود باقی نہ رکھا اپنے مقربوں کو صاحب حشمت و جاہ کیا اور باوجود بقاے حیات سلطان ملک فیروز شاہ یہ بعضے نوکران قدیمی پر دشوار آئے ملک یعقوب سکندر خان کے واقعہ مذکورہ کے پانچ مہینے کے بعد ساتھ ملک بہاء الدین اور کمال الدین کے جو چچیرے بھائی بادشاہ ناصر الدین محمد شاہ کے موافقت کر کے مخالفت میں یکجہت ہوئے اور غلامان فیروز شاہی کو کہ بقول صاحب تاریخ مبارک شاہی جمعیت انکی ایک لاکھ تھی اپنا شریک کیا اور ایک بارگی ناصر الدین محمد شاہ سے روگردان ہوئے ناصر الدین محمد شاہ نے ملک ظہیر الدین لاہوری کو اُس فتنہ کی تسکین کیواسطے بھیجا جسوقت کہ ملک ظہیر الدین اُس میدان میں کہ لشکر فیروز شاہی جمع تھا پہونچا لشکریوں نے اُسے سنگ سے مجروح کیا اور وہ اُس حال سے ناصر الدین محمد شاہ کے روبرو آیا بادشاہ ناصر الدین محمد شاہ جمعیت کر کے اُنکے سر پر گیا اور حرب و ضرب کے بعد فاتح آیا اور اُنھوں نے بھاگ کر فیروز شاہ کے پاس پناہ لی اور اُسکا دربار ہاتھ میں لاکر دوسری مرتبہ ناصر الدین محمد شاہ کی جنگ میں قیام کیا اور دار الملک میں فتنۂ عظیم قائم ہوا اور دو روز غالب مغلوب سے متمیز نہوتا تھا تیسرے دن غلامان کو خواہ مخواہ بادشاہ کو حرم سرا سے برآمد کر کے پالکی میں بٹھاکر میدان رزم میں لائے لشکر محمد شاہی اور فیلبانان بادشاہی نے جب چتر اور رایت فیروز شاہی کو دیکھا گمان اُسکے کہ سلطان اپنے اختیار سے جنگ ناصر الدین محمد شاہ کے متوجہ ہوا ہی شاہزادہ سے منحرف ہوکر بادشاہ سے جا ملے ناصر الدین محمد شاہ نے جب احوال اسطرح دیکھا کوہ سرمور کیطرف روانہ ہوا اور ساز و سامان اُسکا تمام غارت ہوا جو بادشاہ کو غلبہ لشکر پیری اور تسلط سپاہ ضعف سے کچھ اختیار نہ رہا تھا

غلاموں کی صلاح دید کے بموجب تغلق شاہ ولد شاہزادہ فتح خان کو کہ پوتا اُسکا ہوتا تھا ساتھ بادشاہی کے نامزد فرمایا اور امیر
سید حسن داماد اپنے کو کہ سلطان ناصر الدین محمد شاہ کے ساتھ اتفاق کیا تھا غلاموں کی تکلیف سے قتل کیا اور تغلق شاہ نے
اپنے بڑے باپ کی عین حیات میں اول جو حکم کیا تھا یہ ہے کہ جسجگہ ناصر الدین محمد شاہ کے ہوا خواہونکو پاؤ قتل کرو اور جیسے ملک سلطان شہ
خوشدل کو کہ وہ امرائے فیروز شاہی سے تھا سمانہ کیطرف بھیجا تو وہانکے حاکم علیخان افغان کو کہ سلطان ناصر الدین شاہ کے موافقوں اور
معتقدوں سے تھا گرفتار کرکے دربار میں لاوے اور سمانہ محمد شاہ کے حوالہ کرے اور سلطان فیروز شاہ کہ نوے برس سے زیادہ تر عمر رکھتا تھا
رمضان کی تیرھویں تاریخ ۷۹۰ھ سات سو نوے ہجری میں دار البقا کیطرف راہی ہوا اور مدت اُسکی سلطنت کی چالیس سال کے قریب
تھی اور یہ بادشاہ فاضل اور عادل اور کریم و رحیم اور حلیم تھا اور رعیت اُس سے راضی تھی اور کوئی شخص اُسکے عہد میں ظلم کا یارا
نہ رکھتا تھا کتاب فتوحات فیروز شاہی اُسکی تصانیف سے ہے اور یہ پہلا بادشاہ بادشاہان دہلی سے ہے کہ مقام ترمیت افغانان میں ہو کر
برخلاف بادشاہوں ماضی کے اعتماد اُنپر کرکے ان لوگونکو کہ سلطان محمد تغلق شاہ کے عہد میں امیران صدہ سے تھے امرائے کبار کیا اور
سرحد ونکو اُنکے سپرد فرمایا اور قبل اسکے اُنھیں یہ مرتبہ اور یہ حالت نہ تھی اڑتیس برس اور نو مہینے بادشاہی ہندوستان تغلق
کی اُسکے پاس رہی وفات فیروز تاریخ اُنکے فوت کی ہے اور تیمور صاحبقران کا معاصر تھا اور ضیاے برنی نے تاریخ فیروز شاہی
اُسکے نام لکھی اور نظام الدین احمد نے اپنی تاریخ میں مسطور کیا کہ اُس بادشاہ سے ضوابط احسان اور قواعد امن وامان بہت
خلائق کے درمیان رہے چنانچہ جملہ ضوابط سے تین ضابطہ عمدہ ہیں ضابطہ پہلا جس شخص نے سیاست کہ جزو اعظم بادشاہی ہے
مطلقاً ترک کرکے کسی مسلمان اور ذمی پر سیاست نہ کی بسبب کثرت انعامات اور ادرارات کے تالیف قلوب خلائق کے
لیے محتاج سیاست کا نہوا ضابطہ دوسرا یہ کہ خراج موافق حاصل اور قوت رعایا کی طلب کرتا اور اضافہ اور توفیر معاف رکھتا
اور بات کسی کی رعایا کے حق میں نہ سنتا یہ ضابطہ باعث آبادانی ملک اور آسودگی رعایا اور برایا کا ہے ضابطہ تیسرا یہ کہ واسطے
اور حکومت ولایات کے آدمی دیانت دار اور خدا ترس تعین کرتا اور کسی شریر اور بدنفس کو خدمت نفرماتا اور حاکم اور
امرا اور تمام خلائق بحکم الناس علی دین ملوکہم پیروی اپنے حاکم کی کرتے تھے اور خیرات اور مبرات اور انعامات اور
ادرارات سکے دوسرے بادشاہوں ہند سے امتیاز تمام رکھتے تھے اور اُس معدلت آثار نے گنبد عالی ہے کہ مسجد جامع فیروز آباد
میں ہشت پہل بنائی ہے اور اسکے آٹھ طرف مضمون کتاب فتوحات فیروز شاہی اپنی تالیف جو مشتمل ہے اوپر وقایع اُسکے کے اور
مبنی ہے آٹھ فصل پہ تحجیر سرکندہ کرکے بمقتضائے کلام الملوک ملوک الکلام تیمناً اور تبرکاً قدرے اُسمیں سے تحریر کیا ہے تاکہ اُس
بادشاہ فرشتہ صفات کی نیکی ذات اور پسندیدگی صفات ارباب بصیرت کو معلوم ہو فصل اول اوقات مسجد اور نصیحت اور صحبت
اسکے مصرف میں لکھے اور دوسری فصل میں کہتا ہے کہ زمانہ سابق میں جو خونریزی مسلمانوں کی ساتھ تھوڑی جرمیہ کے باقسام تعذیب
مثل کاٹنے ہاتھ اور پانوں اور کان اور بینی اور کور کرنے آنکھ اور بھرنے کے مینخ استخوانہائے اعضا میں اور جلانے اندام آتش کی
سے اور گاڑنے مینخ آہنی ہاتھ اور پانوں میں اور کھینچنے پوست اور دو پارہ کرنے آدمیوں اور دوسرے انواع کی سیاست
شیوع تمام رکھتی تھی حق سبحانہ تعالے نے مجھے ایک توفیق ایسی کرامت فرمائی کہ وہ سزائیں تمام میں نے منسوخ کیں اور
تمامی بادشاہان ماضیہ کو کہ بسبب کوشش اُنھوں کے ہندوستان دار الاسلام ہوا ہے خطبہ سے معذور رکھا تھا
میں نے اُنکے نام زندہ کرکے داخل خطبہ کیے تو اُس تقریب سے فاتحہ اُنکی آمرزش کا دوام ہوتا رہے اور علاوہ اسکے اور بھی وجوہات
نامعقول اور بیحساب کو ساتھ ظلم کے داخل مال واجبی کرکے ہر سال یہ جبر لیتے تھے مثل چرائی اور گلفروشی اور رنگریزی

اور ماہی فروشی اور نداقی اور ریسمان فروشی اور نخود بریاں گری اور دوکانانہ اور خمار خانہ اور رداد بگی اور کوتوالی ان سب کو میں نے برطرف کیا اور میں نے کہا بیت دل دوستان جمع بہتر کہ گنج مخزنیہ بلکہ مردم برنج مدار۔ میں نے مقرر رکھا کہ جو مال خلاف سنت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر نہ لیویں اور قبل اسکے رسم تھی کہ مال غنیمت سے پانچواں حصہ سپاہ کو دیتے تھے اور چہارم دیوان میں لیتے تھے میں نے شریعت پاک کے موافق پانچواں حصہ دیوانکا قرار دیا اور دوسرے بد مذہبوں اور ملحدوں اور اہل بدعات کو سبب ضلالت اہل خلائق تھے سبکو اپنی ولایت سے نکالدیا اور رسوم اور عادات اُنکے کتب کے مندرس کیے اور دوسرے ریشمی کپڑا پہننا اور استعمال سونا اور چاندی کرنا مردمان روزگار کی عادت ہوئی تھی سبکو ایک قلم دفع کیا اور احکام شریعت کے موافق ظلم دیا اور دوسری عورات مسلمہ اور عاجزہ کہ مزارات اور بتخانوں میں جاتی تھیں اور سر منشا و اقسام فساد کی ہوتی تھیں سبکو منع کیا اور بتخانوں کے عوض مسجدیں تعمیر کیں اور دوسرے مکانات خیر بادشاہان ماضیہ کی مسجدیں اور خانقاہ اور مدرسے اور تالاب اور حوض اور پل اور مقبرے کہ بوسیدہ اور مسمار ہوئے تھے از سر نو میں نے تعمیر کر کے اوقات مقرر کیے اور دوسرے ایک جماعت کو بہرے خداوند سلطان محمد تغلق شاہ مرحوم نے سیاست کیواسطے گرفتار کر کے قطع اعضا کیے تھے زن اور فرزند اور ورثہ اُنکے سے جو میرے ہاتھ آئے ساتھ انعام اور وظیفہ کے خوشدل کیا اور خط ابراے ذمہ سلطان مرحوم اُنسے لیکر اور ساتھ مہر اکابر اور اشراف کے مزین کر کے بادشاہ تغلق شاہ مبرور کے مقبرہ میں رکھا اور مادر اسکے جس جگہ کہ خبر کسی گوشہ نشین یا فقیر کی میں نے سُنی اُسکی خدمت میں جا کر مراعات کی اور علاوہ اسکے مردمان سپاہ اور امرا کہ پیر سن میں پہونچے تھے اُنھیں ساتھ نصیحت اور مواعظت کے مناہی سے توبہ کرا کے وظیفہ اُنکا مقرر کر کے کار آخرت میں مشغول کیا اور اہل خدمت تمام مسجدوں اور مدرسوں اور خوانق اور حمام اور چاہ پر معین کر کے وظیفہ مقرر کیا کہ تفصیل اُسکی دراز ہو وہ سرے یہ کہنا ہے کہ دو مرتبہ مجھے زہر دیا میں نے دیدہ و دانستہ نوش کیا مجھے کچھ مضرت نہ ہوئی اور جو دوسرے وقائع اس رسالہ کے اس کتاب میں داخل ہوئے بسبب توارد اور تکرار کے قلم انداز کیا لیکن جو کچھ تفصیل بنانے عمارات اور بقایاے خیر اسکے پائی گئی تفصیل اُسکی یہ ہے بند جوے پچاس عدد مسجد چالیس عدد مدرسہ تیس عدد خانقاہ بیس عدد - کوشک سو عدد - دارالشفا پانچ عدد - مقبرہ سو عدد - حمام دس عدد - چاہ ایک سو پچاس عدد - پل سو عدد - باغات عدد حصر سے افزوں اور ہر ایک کے واسطے وقف نامے تحریر کیے اور موقوفات اُنپر تعین کیا ہے

ذکر بادشاہی سلطان غیاث الدین تغلق شاہ بن فتح خان بن سلطان فیروز شاہ باربک کا - بعد فوت سلطان تغلق شاہ کے سلطان فیروز شاہ باربک قصر فیروزآباد میں تخت سلطنت پر جلوہ گر ہوکر ساتھ سلطان غیاث الدین تغلق شاہ کے مخاطب ہوا اور امر بادشاہی میں استقلال پا کر خطبہ اور سکہ ہندوستان کا اُسکے نام ہوا اور ملک فیروز علی پسر ملک تاج الدین بہروہ وار خان جہان ہوکر منصب وزارت پر منصوب ہوا اور غیاث الدین ترمذی کو سلاحداری کی خدمت مفوض اور اقطاع گجرات بدستور سابق ساتھ فرحت الملک کے مقرر ہوئے بادشاہ غیاث الدین تغلق شاہ نے خانجہان اور بہادر ناہر کو مع لشکر گران سلطان ناصر الدین محمد کے دفع کیواسطے تعین کیا اور ناصر الدین محمد شاہ نے نہر ہوں میں آوازہ توجہ لشکر دہلی کا سُنکر پہاڑ پر دم لیا اور اپنے اہل و عیال اور ملازمین اور متعلقین کو محکم کر کے لشکر مخالف سے لڑا آخر کو شکست پائی اور جا بجا انتقال کرتا ہوا قلعہ نگرکوٹ میں پہونچا جو قلعہ نگرکوٹ کا سنگین اور مستحکم تھا افواج بادشاہ غیاث الدین تغلق شاہ کی پلٹ آئی اور وہ بمقتضاے

جوانی عیش کامرانی مین مشغول ہوا اور ظلم و فساد پر کمر باندھی اور اپنے بھائی حقیقی کو جو سالار شہ نام رکھتا تھا بشدت تمام مقید کیا اور اُسکے چچیرے بھائی ابو بکر شاہ بن ظفر خان بن سلطان فیروز شاہ نے بیم دہراس سے گوشہ اختیار کیا اور فرصت پاکر ملک رکن الدین نائب نے وزیر اور چند سرداران کو اپنا یار کر کے علم مخالفت کا بلند کیا جیساکہ غلامان فیروز شاہی جو عہدہ درگاہ تھے وہ بھی ساتھ اُسکے متفق ہوکر دیوانخانہ مین گئے اور ملک مبارک کبیر کو جو امیر الامرا بادشاہ غیاث الدین تغلق شاہ کا تھا قتل کیا اور سلطان غیاث الدین آگاہ ہوکر ہمراہ ملک فیروز علی خان جہان کے اُس دروازہ سے کہ جو نہر جون کیطرف واقع تھا نکل گیا اور ملک رکن الدین نائب وزیر نے خبردار ہوکر ساتھ ایک جماعت غلامونسے پیچھا کیا اور اُسے مع ملک فیروز علی خانجہان گرفتار کر کے تہ تیغ کیا یہ واقعہ ماہ صفر کی اکیسوین ۷۹۱ھ سات سو اکانوے ہجری مین واقع ہوا تھا مدت سلطنت سلطان غیاث الدین تغلق شاہ ثانی کی پانچ مہینے اور چند روز تھی **ذکر سلطنت ابو بکر شاہ بن ظفر خان بن سلطان فیروز شاہ باربک کا**۔ ارکان دولت اور اعیان نصرت جب اپنے خداوند کی سیاست سے فارغ ہوئے ابو بکر شاہ کو سریر سلطنت پر متمکن کیا اور ملک رکن الدین نائب وزیر ہوکر امور شاہی کا صاحب اختیار ہوا اور ارادہ کیا کہ بادشاہ کو قتل کر کے خود تخت شاہی پر جلوس کر کے تاج سلطانی زیب فرق کرے ابو بکر شاہ نے اس امر سے واقف ہوکر پیشدستی کی یعنے اُسے ساتھ ایک جماعت غلامون سلطان فیروز شاہ کے کہ اُس ارادہ مین شریک تھے قتل کیا اور اس سیاست سے اُسکی سلطنت نے قوت پکڑی لیکن اندنون مین امیران صدہ سامانہ نے مخالفت پر کمر باندھی اپنے حاکم ملک سلطان شہ خوشدل کو کہ دولت خواہان ابو بکر شاہ سے تھا قتل کیا اور اُسکا سر ناصر الدین محمد شاہ کے پاس نگرکوٹ مین بھیجکر التماس قدم آوری کی ناصر الدین محمد شاہ جالندھر کے راستہ سے سامانہ مین گیا اور وہان تخت پر بیٹھکر دہلی کیطرف لشکر کشی کی اور اسکے بعد چند مرتبہ شکست کھاکر مغلوب ہوا تھا آخر مین غالب آیا اور ابو بکر شاہ کو ذیحجہ کی بیسوین تاریخ ۷۹۲ھ سات سو بانوے ہجری مین دار العدم کے قیدخانہ مین بھیجا اور تفصیل اُسکی واقعات ناصر الدین محمد شاہ سے واضح ہوگی ابو بکر شاہ کی مدت شاہی ڈیڑھ برس تھی۔ **ذکر بادشاہی سلطان ناصر الدین محمد شاہ بن سلطان فیروز شاہ باربک کا**۔ پہلا جلوس اُسکا حیات پدر مین شعبان کی چھٹی تاریخ ۷۸۹ھ سات سو نواسی ہجری مین ہوا تھا اور جب ملک سلطان شہ خوشدل کو امیران صدہ نے سامانہ مین قتل کیا ناصر الدین محمد شاہ نے بکوچ متواتر آپکو قلعہ نگرکوٹ سے سامانہ مین پہونچایا پس جمیع امیران صدہ اور سامانہ اور مقدمان اُس اطراف نے اُس سے بیعت کی اور بعضے امرا اور مردم پایۂ تخت دہلی سے ابو بکر شاہ سے سرتابی کر کے اُسکی خدمت مین حاضر ہوئے اور اُسکے بعد بیس ہزار سوار اُسکے ظل رایت مین فراہم ہوئے پھر وہ دہلی کیطرف متوجہ ہوا اور جب دہلی کے حوالی مین پہونچا پچاس ہزار سوار اُسکے پاس جمع ہوئے پھر ربیع الآخر کی پانچوین تاریخ سنہ مذکور کو بجبر و قہر شہر مین داخل ہوکر قصر جہان نما مین وارد ہوا اور ابو بکر شاہ نے بھی فیروز آباد مین اپنے لشکر کو جنگ پر آمادہ کیا اور جمادی الاول کی دوسری تاریخ اُسی سنہ کو کوچہ ہاے فیروز آباد مین ساتھ مردم ناصر الدین محمد شاہ کے بنیاد جنگ کی ڈالی اور اُسی روز بہادر ناہر جمعیت تمام شہر مین داخل ہوا اور ابو بکر شاہ مستظہر ہوکر دوسرے دن فیروز آباد سے برآمد ہوکر ساتھ ناصر الدین محمد شاہ کے ہم مصاف ہوا اور غالب آیا اور ناصر الدین محمد شاہ دو ہزار سوار سے آبجون سے عبور کر کے درمیان دوآبے گیا اور ہمایون پسر میانی اپنے کو ساتھ ملک ضیاء الملک ابو رجا اور رائے کمال الدین اور رائے خلجی کو بستی سامانہ کیطرف بھیجا اور خود موضع جالیسر مین آب گنگ کے کنارہ قرار پکڑا

اور جو اول سے آخر تک غلامان فیروزشاہی نے ساتھ ناصرالدین محمد شاہ کے بدسلوکی کی تھی حکم کیا کہ جہاں کہیں یہ دستیاب ہوں تیغ بیدریغ سے قتل کرو اور اُنکا مال و متاع غارت کرو اس سبب سے بہت سے غلام کہ ولایت میں متفرق اور پریشان ہوئے تھے رعایا وغیرہ کے ہاتھ سے ہلاک ہوئے اور رعیت ابوبکر شاہ سے منحرف ہوکر دشمن ہوئی اور باج و خراج کے ادا کرنے سے انکار کیا اور جو ملک سرور شحنہ بیل اور ملک نصیرالملک حاکم ملتان اور خواص الملک حاکم بہاپور اور رائے سرور اور دوسرے رائے اور امرا ناصرالدین محمد شاہ کے شریک ہوکر پچاس ہزار سوار سے جمع ہوئے ناصرالدین محمد شاہ نے ملک سرور کو وزارت دیکر خواجہ جہاں کا خطاب عنایت فرمایا اور ملک نصیرالملک کو امیرالامرا کر کے ساتھ خضر خان کے مخاطب کیا اور خواص الملک کو خواص خان اور رائے سرور کو رائے رایان خطاب دیا اور باقی امرا کو بھی ساتھ خطاب اور القاب کے مسرور اور خوشدل کرکے آہنگ دہلی کیا اور ابوبکر شاہ نے بھی لشکر جرار آراستہ کرکے استقبال فرمایا اور موضع کندلی میں فریقین کا مقابلہ ہوا بعد حرب صعب جدال ہولناک نوبت سلطنت ناصرالدین محمد شاہ کو نہ پہونچی تھی شکست پاکر جالیسر کیطرف گیا بقول تحفے بیت تا در نرسد وعدہ ہر کار کہ ہست × سودے ندہد یاری ہر یار کہ ہست × ابوبکر شاہ نے تعاقب کرکے ناصرالدین محمد شاہ کا اردو غارت کیا اور دہلی کیطرف معاودت فرمائی اور ہمایون خان جو سمانہ میں تھا لشکر جمع لاکر دہلی کی اطراف میں روانہ ہوا اور ابوبکر شاہ نے ملک شاہین کو اُسکے حرب پر مامور کیا اور پانی پت میں جنگ ہوئی اور ہمایون خان ہزیمت کھاکر سمانہ کیطرف راہی ہوا اور لشکر دہلی کو اگرچہ ہر بار فتح اور نصرت منہ دکھائی تھی لیکن اس سبب سے کہ امرا اور ملوک فتنہ طلب پوشیدہ ساتھ ناصرالدین محمد شاہ کے موافق تھے ابوبکر شاہ اس مدت میں دہلی کو چھوڑکر تعاقب ناصرالدین محمد شاہ کا نکرتا تھا لیکن اس مرتبہ شکست ہمایون خانسے دلیر ہوکر امرا کی تجویز سے ناصرالدین محمد شاہ کے دفع کیواسطے دہلی سے برآمد ہوا اور بیس کوس پر مقام کیا اور جالیسر کے جانیکی فکر میں ہوا اور ناصرالدین محمد شاہ مع کوتوال اور امرائے دہلی سے موافقت کرکے ساز و سلب اپنا جالیسر میں چھوڑکر مع چار ہزار سوار جرار مقابل لشکر ابوبکر شاہ کے روانہ ہوا اور دو منزلکے بعد جبکہ نزدیک ہوا راہ چپ سے دہلی کیطرف یلغار فرمایا اور ایک جماعت کہ ابوبکر شاہ محافظت کیواسطے دروازہ پر چھوڑ گیا تھا جنگ میں مشغول ہوئی ناصرالدین محمد شاہ زور لاکر دروازۂ بداؤن کو آگ دیکر شہر میں داخل ہوا اور قصر ہمایون میں نزول کیا اور آدمی وضیع و شریف اُسکی خدمت میں حاضر ہوکر مبارکباد دینے لگے ابوبکر شاہ خبر پاکر اُسی روز متعاقب ناصرالدین محمد شاہ کے شہر میں پہونچا اور ملک بہاؤالدین جنگی کو کہ ناصرالدین محمد شاہ کی طرف سے نگہبانی دروازہ کی کرتا تھا قتل کرکے قصر ہمایون کیطرف متوجہ ہوا اور ناصرالدین محمد شاہ کہ لوگ اُسکے شہر میں متفرق ہوئے تھے طاقت مقاومت اپنے سے مفقود دیکھکر دروازہ حوض خاص سے جالیسر کیطرف باہر گیا اور بعضے امرائے اُسکے سے مثل خلیل خان باربک اور آدم اسمٰعیل خواہرزادہ سلطان فیروز شاہ دستگیر ہوکر مقتول ہوئے اور بعضے جنگ میں مارے گئے اور رمضان کے مہینے سنہ مذکور میں مبشر حاجب بادشاہی نے کہ خطاب اسلام خانی پایا تھا اور غلامان فیروزشاہی میں اُس سے بزرگ تر کوئی نہ تھا ابوبکر شاہ سے رنجیدہ ہوکر ایک عریضہ مشتمل اخلاص و طلب ناصرالدین محمد شاہ کو لکھکر اکثر غلامان فیروزشاہی کو ساتھ اپنے متفق کیا اور ابوبکر شاہ جب مطلع ہوا کہ اکثر لشکر دہلی مخالف ہوئے ہیں اور محمد شاہ نے اپنی جگہ سے جنبش کی ہے ناچار ایک جماعت مخصوصوں سے نزدیک بہادر ناہر کے میوات کیطرف گیا اور ملک شاہین اور صفدر خان اور ملک بحری کو دہلی میں چھوڑا اور ناصرالدین محمد شاہ رمضان کی انیسوین سنہ مذکور میں دہلی میں پہونچکر صدر شاہی پر متمکن ہوا اور وزارت اسلام خان کے مفوض ہوئی ناصرالدین محمد شاہ نے بعد چند روز کے قوت پکڑی وہ ہاتھی کہ غلامان فیروزشاہی کے تصرف میں تھے اُنسے لیکر اپنے فیلبانون کے سپرد فرمائے

اس سبب سے تمام غلام رنجیدہ خاطر ہوئے اور شب کو مع اہل و عیال بھاگ کر ابوبکر شاہ کے پاس گئے اور ناصر الدین محمد شاہ نے باقی غلامان فیروز شاہی کو جو تقلید غلامان معرکہ کرتے تھے دہلی سے نکال دیا اسواسطے کہ ان سنوات میں معرکین بھی یہی جمعیت تھی کہ غلام آپسمیں مستقل و متفق ہو کر جس شہنشاہ کو چاہتے قتل کرتے تھے اور کام جسکو پہنچانا چاہتے پہنچاتے تھے اور اپنی جگہ دوسرے کو بٹھاتے تھے اور شہر میں ہجوم کر ناصر الدین محمد شاہ نے فرمایا کہ غلامان فیروز شاہی سے جو کوئی تین روز کے بعد اس شہر میں رہیگا جان و مال اسکا تلف ہوگا پس اکثر انمیں سے تین روز میں شہر سے باہر گئے اور جو کہ نہ گئے وہ بہ تیغ بے دریغ خون آشام ہوئے اور بعضے خوف جان سے کہتے تھے کہ ہم اصل میں ناصر الدین محمد شاہ نے فرمایا جو کہ ... ہو اور حسب طور سے کہ بادشاہ چاہتا تھا تلفظ نہ کر سکتے تھے اپنی زبان مردم پورب اور بنگالہ کی بولی میں ... اور زبان انکی خوب نہ تھی قتل ہوئے اسکے بعد ناصر الدین محمد شاہ اپنے نام سے ... میں ... ہوا اور اطراف و جوانب سے لشکر جمع کیا اور ہمایون خان بیٹا اسکا جو سمانہ میں تھا مع جمعیت تمام دہلی میں آیا ناصر الدین محمد شاہ کو تقویت تمام حاصل ہوئی اور ہمایون خان کو ساتھ اسلام خان اور عادل خان اور رائے کمال الدین اور رائے ... جیسی کے ابوبکر شاہ پر تعین فرمایا اور جب وہ لشکر کوٹلہ میں پہونچا محرم کے مہینے سنہ ۷۹۲ سات سو بانوے ہجری میں ابوبکر شاہ باتفاق بہادر ناہر اور خانہ زادان فیروز شاہی کے ہمایون خان کی کچہری میں اردو پر تاخت لایا اور بعضے آدمیونکو مجروح کیا شاہزادہ پائے ثبات استوار کرکے جنگ میں مشغول ہوا اور اسلام خان بھی آپکو مستقل کرکے کمک کو پہونچا اور ابوبکر نے ... کیا قلعہ کوٹلہ کیطرف پلٹ آیا اور ناصر الدین محمد شاہ یہ خبر سنتے ہی بکوچ متواتر میوات کیطرف گیا ابوبکر شاہ اور بہادر ناہر نے چارہ امان کے سوا نہ دیکھا ... ملازمت کی ناصر الدین محمد شاہ نے بہادر ناہر کو رخصت انصراف دی اور ابوبکر شاہ کو ہمراہ لیکر منزل کھندی میں لایا اور وہانسے جدا کرکے قلعہ میرٹھ میں بھیجا اور وہ اسی حبس میں فوت ہوا اور ناصر الدین محمد شاہ نے جب دہلی میں مراجعت کی خبر پہونچی کہ ملک فرحت الملک حاکم گجرات باغی ہوا ہے اسواسطے ظفر خان بن وجیہ الملک کو ساتھ اُس تفصیل کے کہ وقایع شاہان گجرات میں لکھا جاویگا باعزاز و احترام تمام گجرات کیطرف روانہ کیا اور سنہ ۷۹۴ سات سو چورانوے ہجری میں خبر پہونچی کہ رائے نرسنگھ اور سرودہن راٹھور اور بیر بھان مقدم بھیسور کے جو عمدہ کفار تھے متمرد ہوئے بادشاہ نے اسلام خان کو رائے نرسنگھ کے دفع شر کیواسطے کہ عمدہ ترین متمردان سے تھا بھیجا رائے نرسنگھ نے جنگ کرکے شکست پائی اور آخر کو صلح کرکے اسلام خان کے ہمراہ دہلی میں آیا اور انہیں دنوں میں بادشاہ نے سنا کہ مقدمان اٹاوہ تمرد کرکے قصبہ بلارام اور دوسرے پرگنات پر تاخت لائے ہیں بادشاہ نے خود بہ نفس نفیس فوج جرار سے اسطرف عنان عزیمت معطوف فرمائی اور کفار عاصی کو مستاصل کیا اور قلعہ اٹاوہ کو مسمار کرکے قنوج کیطرف روانہ ہوا اور اُس نواح پر بھی تاخت کرکے جالیسر میں آیا اور چونکہ اُس زمین کو اپنے واسطے مبارک جانتا تھا قلعہ وہاں تعمیر کرکے محمد آباد نام رکھا اور اُسوقت میں خواجہ جہان حاکم دہلی کی عرضی پہونچی کہ اسلام خان لاہور میں جا کر فساد برپا کیا چاہتا ہے ناصر الدین محمد شاہ بہ تعجیل تمام دہلی کیطرف راہی ہوا اور دہلی میں پہونچتے ہی اسلام خان کو طلب کرکے استفسار فرمایا اسلام خان نے انکار کیا جاجو نام ہندو اور اسلام خان کے بھتیجے نے کہ اسکے دشمن تھے گواہی دروغ دی ناصر الدین محمد شاہ نے کہ اصل میں اس سے متوہم تھا اُسے گرفتار کرکے فوراً حکم اُسکے قتل کا نافذ فرمایا خواجہ جہان منصب وزارت پر سرفراز ہوا اور ملک مقرب الملک نے محمد آباد کی حکومت پائی اور اسطرف راہی ہوا اور سنہ ۷۹۵ سات سو پچانوے ہجری میں سرودہن راٹھور اور بیر بھان نے طغیان پہ کمر باندھی اور ملک مقرب الملک نے

حسب الحکم لشکر محمد آباد کا بھیجا کر اُنکے شر کے دفع کی تدبیر کی اور بادشاہ بھی شوال کے مہینے اُسی سنہ مین میوات کے سمت جاکر اس ولایت پر تاخت لایا اور وہانسے محمد آباد اور جالیسر کیطرف دوڑ کر محصور ہوا اور جب سُنا کہ بہادر ناہر عصیان اور طغیان پر کمر کسکر بعضے مواضع دہلی کے غارت کرتا ہے بادشاہ باوجود مرض اور ضعف کے میوات کیطرف متوجہ ہوا جب کوٹلہ مین ہونچا بہادر ناہر نے مقابل ہو کر صف آراستہ کی اور شکست کھا کر کوٹلہ مین آیا اور جو ٹھہرنے کی قدرت نرکھتا تھا وہانسے بھاگ کر جھیر مین پوشیدہ ہوا سلطان اہتمام عمارت کیواسطے ویسی بیماری مین محمد آباد اور جالیسر کیطرف گیا اور ربیع الاول کی پہلی تاریخ ۷۹۶ھ سات سو چھیانوے ہجری مین ہمایون خانکو کہ دہلی مین تھا واسطے تدارک اور دفع شیخا کھکر کے کہ باغی ہو کر قلعہ لاہور پر متصرف ہوا تھا تعین فرمایا ابھی ہمایون خان دہلی سے برآمد نہوا تھا کہ سلطان اس سراے فانی سے عالم باقی کیطرف راہی ہوا اسواسطے کہ محمد آباد جالیسر مین بیماری اُسکی زیادہ ہوئی روز بروز ضعف کا زور ہوا اور طاقت سلب ہوئی یہانتک کہ ماہ ربیع الاول کی سترھوین تاریخ سنہ مذکور مین داعی حق کو لبیک اجابت کہا اور نعش کو اُسکی دہلی مین لاکر حوض خاص کے کنارے پہلو مین اُسکے باپ کے دفن کیا مدت اُسکی سلطنت کی چھ برس اور سات مہینے تھی **ذکر سلطنت سکندر شاہ بن ناصر الدین محمد شاہ کا** جب ناصر الدین محمد شاہ روضۂ رضوان کیطرف سدھارا اُسکا فرزند ہمایون خان اُنیسوین تاریخ شہر و سنہ مذکور کو تخت شاہی پر جلوہ گر ہوا اور لقب اپنا سکندر شاہ رکھا اور بدستور عہد پدر عمال اور حکام ولایات پر برقرار رکھے اُسکے بعد کل ایک مہینے سلطنت کی اور مرض سخت مین مبتلا ہوا اور ہر روز مرض ترقی مین تھا یہانتک کہ اُسنے بھی اپنے باپ اور دادا کے مانند حوض خاص کے کنارے خوابگاہ کیا **بیت** بخت دولت چہ شد ار یار رشد ای خواجہ بدنہر کہ نتوان خورد ازین مائدہ جز قسمت خویش مدت اُسکی سلطنت کی ایک مہینے اور پندرہ دن تھی **ذکر سلطنت ناصر الدین محمود شاہ بن ناصر الدین محمد شاہ کا** سکندر شاہ کے فوت کے بعد امرا کے درمیان بادشاہ کے تعین ہونے مین گفتگو بہت ہوئی پندرہ روز تک امر بادشاہی مہمل رہا آخر خواجۂ جہان کی کوشش سے ناصر الدین محمد شاہ کا چھوٹا بیٹا کہ محمود نام رکھتا تھا سواد اعظم ہندوستان کے تخت پر جلوس فرما ہوا ناصر الدین لقب پایا اور تمام اکابر اور امرا اس سے بیعت کر کے سر اُسکے حلقۂ فرمان مین لائے اور خواجۂ جہان بدستور منصب وزارت پر مقرر ہوا اور مقرب الملک مقرب خان ہو کر وکیل السلطنت اور امیر الامرا ہوا اور سعادت خان نے باربکی پائی اور سارنگ خان دیپالپور کا حاکم ہوا اور دولت خان منشی عارض ممالک ہوا اور سلطنت دہلی کے انقلاب سے استقامت سلطنت مین زائل ہوئی تھی ولایت مین ہرج مرج نے ظہور کیا کفار اطراف نے سرکشی کو اپنا پیشہ کیا بالتخصیص ہنود شرقی نے بہت سر اُٹھایا اس سببسے بادشاہ ناصر الدین محمود نے خواجہ جہان کو سلطان الشرق خطاب دیکر مع بیس زنجیر فیل اور لشکر کثیر ہنود قنوج اور بہار کیطرف روانہ کیا اور وہ اُس ولایت مین جاکر بآہستگی تمام سبکو عمل مین لایا اور جونپور تک گیا اور حکام بنگالہ سے بھی مال مقرری چند سالہ اور ہاتھی متقبلہ ہر سال کے لیے اور سارنگ خان جو حاکم دیپالپور کا ہوا تھا لشکر ملتان اور اُسکے نواحی کا فراہم کر کے شیخا کھکر کیطرف متوجہ ہوا اور شیخا کھکر بھی مع سپاہ کثیر کہ اکثر آئین خویش اور ہمقوم اُسکے تھے اجودہن سے استقبال کر کے بارہ کوس لاہور سے مقابل مین ہونچا اور ایسی جنگ کہ مردان شجاع اور بہادران کارآگاہ زبان ساتھ تعریف اور تحسین کے کھولین واقع ہوئی آخر کو شیخا کھکر بھاگ کر لاہور مین آیا اور زن و فرزند اپنے ہمراہ لیکر کوہ جمو مین پناہ لیگیا اور سارنگ خان لاہور کو اپنے چھوٹے بھائی عادل خان کے سپرد کر کے دیپالپور کیطرف گیا

اور اُسی عرصہ مین سلطان ناصرالدین محمود نے مقرب الملک مقرب خان کو مع ایک سو زنجیر فیل اور ایک جمعیت خاصہ خیل دہلی مین چھوڑ کر خود گوالیار اور بیانہ کیطرف سواری فرمائی اور سعادت خان باربک کاب مین تھا اور جب گوالیار مین پہونچا مبارک خان یعنے فرزند ملک راجو اور ملو خان برادر سارنگ خان اور ملک علاء الدین دھاروال آہنگ قتل سعادت خان باربک مین گئے اور سعادت خان اُنکے ارادہ سے آگاہ ہوا مبارک خان اور ملک علاء الدین کو قتل کیا اور ملو خان بھاگ کر دہلی مین پہونچا اور سلطان ناصرالدین محمود اس فساد کے بعد دہلی مین آیا اور مقرب الملک مقرب خان استقبال کیواسطے حاضر ہو کر شرف ملازمت سے مشرف ہوا لیکن طرح اور وضع مجلس بادشاہی سے اور پناہ دینے اپنے سے ساتھ ملو خان کے ایک خوف اور ہراس نے اُسکے دل مین راہ پایا شہر کیطرف بھاگ کر حصاری ہوا اور جنگ شروع کی اور تین مہینے کے عرصہ تک صحبت نے درازی پائی اکثر اوقات مردمان درونی اور بیرونی کے درمیان مین جنگ واقع ہوتی تھی اور جو یہ صحبت سعادت خان باربک کی خاطر تھی ناصرالدین محمود شاہ ساتھ ترغیب اور تحریص مقربون کے ہنگام فرصت ماہ محرم ۷۹۷ سات سو ستانوے ہجری مین شہر مین داخل ہو کر مقرب الملک مقرب خان سے جاملا دوسرے دن مردمان شہر نے ایک حشر برپا کیا اور سعادت خان باربک کے مقابلہ اور مجادلہ کو شہر سے برآمد ہوئے اور شکست کھا کر پھر شہر مین داخل ہوئے اور جب برسات کا موسم پہونچا اور قلعہ دہلی کا نہایت سنگین اور مستحکم تھا سعادت خان خیمہ اور خرگاہ اُٹھا کر شہر فیروز آباد کیطرف گیا اور امرا کی صلاح سے نصرت خان بن فتح خان بن فیروز شاہ کو کہ ولایت میوات مین رہتا تھا طلب کر کے بادشاہ بنایا اور ناصرالدین نصرت شاہ لقب دیا اور خود متصدی اور متکفل امور بادشاہی ہوا نصرت شاہ کو نمونہ سلطنت کا رکھتا تھا امرا اور غلامان فیروز شاہی بدسلوکی سعادت خان باربک سے آزردہ خاطر ہوئے فیلبانون کو اُس سے منحرف کیا اور نصرت شاہ کو بھی اُس سے ساتھ مکر اور حیلہ کے متنفر کیا اور ہاتھی پر سوار کر کے سعادت خان باربک کے دفع کیواسطے متوجہ ہوئے اور سعادت خان جو غافل تھا فرصت جنگ نہ پا کر بھاگا مصرع صید را چون اجل آید سوے صیاد رود ؎ اور مقرب الملک مقرب خان سے امان چاہ کر اُسکے پاس گیا اور اُسی چند روز مین شمشیر غدر اُسکے سے درگذرا اور امراے فیروز آباد نے از سر نو نصرت شاہ سے بیعت کی اور بہت ولایتون پر متصرف ہوئے اور دہلی اور فیروز آباد مین دو بادشاہ قائم ہوئے اور امرا بھی دو طرف ہوئے جیسا کہ تاتار خان بن خان اعظم ظفر خان گجراتی اور شہاب ناہر اور فضل اللہ بلخی المخاطب بہ قتلغ خان نصرت شاہ کیطرف ہوئے اور مقرب الملک مقرب خان مع اور امرا سلطان ناصرالدین محمود کی ملازمت مین حاضر ہوا اور ملو خان المخاطب بہ اقبال خان جو کہ قلعہ سیری کو تصرف مین رکھتا تھا اور بہادر ناہر جو دہلی کہنہ مین تھا کسیطرف نگردیدہ ہوئے تشخیص معاملہ کے منتظر رہے اور تین برس ان دونون بادشاہون کے درمیان جنگ قائم رہی غالب مغلوب سے متمیز نہوتا تھا کبھی دہلوی روز گذشتہ کو فیروز آباد تک پسپا کرتے تھے اور کاہے فیروز آبادی غلبہ کر کے دشمن کو دہلی کے قلعہ تک بھگاتے تھے اور ایک جماعت کثیر ہندو اور مسلمان سے ان معرکون مین کام آئی اور ۷۹۸ سات سو اٹھانوے ہجری مین سارنگ خان حاکم دیپالپور نے خضر خان حاکم ملتان پر خانہ جنگی آغاز کی اور سارنگ خان جنگ کے بعد غالب آیا اور ملتان پر متصرف اور قوی ہوا اور ۷۹۹ سات سو ننانوے ہجری مین سامانہ کیطرف گیا اور وہان کے حاکم عالیخان کو بھی نکال کر مستقل ہوا اور نصرت شاہ نے یہ خبر سنکر تاتار خان حاکم پانی پت کو مع ملک الیاس اور لشکر گران سارنگ خان پر تعین کیا اور اوائل محرم ۸۰۰ آٹھ سو ہجری مین سارنگ خان تلنبہ رفتہ شکست کھا کر ملتان کیطرف بھاگا اور سنا کہ میرزا پیر محمد جہانگیر پوتے امیر تیمور صاحبقران نے آب سند کو کشتی سے باندھ کر

عبور کیا اور اوچہ کو محاصرہ مین لایا اسواسطے اُسنے ملک تاج الدین نائب اپنے کو مع امراے دیگر اور لشکر برگزیدہ ملک علی حاکم اوچہ
کی کمک کو روانہ کیا اور امیرزادہ نے اُنکے آنے سے واقف ہوکر آب بیاہ کے کنارے تک استقبال کیا اور اُنھیں غافل کرکے
حملہ آور ہوا اور اُنکی جمعیت متفرق کی چنانچہ اُنہین کے اکثر آدمی ہنگام فرار قتل ہوئے اور بعضے پانی مین ڈوب گئے اور ملک تاج الدین
پریشان اور بدحال کچھ آدمیون سے ملتان کی طرف بھاگا اور جب میرزا پیر محمد جہانگیر بطور تاخت ملتان مین پہونچا سارنگ خان مضطر
ہوکر حصاری ہوا اور چھ مہینے کے بعد قحط پڑا سارنگ خان امان طلب کرکے قلعہ سے برآمد ہوا اور میرزا پیر محمد نے اُسے مع تمام
لشکر مقید کرکے ملتان پر قبضہ کیا اور اُسی عرصہ مین سارنگ خان قیدخانہ سے بھاگا اور ملتانیونکو مطیع اور منقاد کیا اور سندکور
مین اقبال خان مقرب الملک مقرب خان سے رنجیدہ ہوکر ناصر الدین محمود شاہ سے منحرف ہوا اور نصرت شاہ سے
پیغام بھیجی کیا اور نصرت شاہ سوار ہوکر قلعہ سیری مین آیا اور دروازہ خطیرہ خواجہ بختیار کاکی قدس سرہ مین مصحف مجید کو درمیان مین
لاکر طرفین سے عہد باندھا اقبال خان نصرت شاہ کو مع لشکر داخل قلعہ جہان نما کے اندر لیگیا اور ناصر الدین محمود شاہ ساتھ
مقرب الملک مقرب خان اور بہادر ناہر کے دہلی کہنہ مین رہا اور دو تین روز کے بعد اقبال خان نے نصرت شاہ سے دل برگشتہ
کرکے غدر کا ارادہ کیا اور نصرت شاہ قلعہ سیری سے برآمد ہوا اقبال خان نے پیچھا کیا اور اثاثہ بادشاہی کو قبضہ مین لایا اور
نصرت شاہ کو فیروزآباد مین استقامت کی طاقت نرہی اپنے وزیر تاتار خان کے پاس پانی پت مین گیا اور اقبال خان فیروزآباد
کو اپنی تصرف مین لایا اور نہایت مستقل ہوا اور عزم مقرب الملک مقرب خانکے دفع کا کیا چنانچہ قریب دو مہینے کے اُنکے درمیان
جنگ قائم رہی آخر بادشاہ اور امرا درمیان مین آئے اور قصر جہان نما مین اُنمین صلح کروائی اور اقبال خان اُنھین دنون مین
مصلحت دنیوی کے باعث عہد توڑکر قلعہ سیری سے اچانک مکان پر مقرب الملک مقرب خانکے تاخت لیگیا اور اُسے
گرفتار کرکے قتل کیا اسوقت سلطان ناصر الدین محمود کو دست افراز کرکے ساتھ حکومت کے مشغول ہوا اور ایک نام کے
سوا ساتھ اُسکے کچھ چھوڑا اور اسی سال قلعہ دہلی کو ساتھ اعوان و انصار اپنے کے سپرد کرکے بادشاہ کے ہمراہ تاتار خان کے
دفع کیواسطے پانی پت کیطرف روانہ ہوا اور تاتار خان ہاتھی اور اسباب حصار پانی پت مین چھوڑکر دوسرے راستہ سے
دہلی کیطرف گیا اور محاصرہ کیا اقبال خان نے قلعہ پانی پت کو محاصرہ کرکے تین دن مین مفتوح کیا اور تاتار خانکے مال و دواب پر
متصرف ہوا اور مظفر اور منصور ہوکر دہلی کیطرف معاودت کی اور تاتار خان سے قلعہ دہلی کے استحکام کے لیے کچھ نہ بن پڑا
تھا اپنے باپ ظفر خان کے پاس گجرات مین گیا اور اقبال خان نہایت اطمینان سے دہلی مین فروکش ہوکر امور سلطنت مین مشغول
ہوا اور اس درمیان مین خبر پہونچی کہ امیر تیمور صاحبقران نے بقصد تسخیر ہندوستان آب سندھ سے عبور کیا **بیان امیر تیمور
صاحبقران کا مملکت ہندوستان کی طرف آنے کا** - امیر تیمور صاحبقران گیتی ستان آشوب اور فتنہ دہلی اور
حملہ ہندوستان کا سنکر سنہ آٹھ سو ہجری مین سفر ہندوستان کا عازم ہوا اور آب سندھ سے عبور کرکے محرم کی بارھوین
تاریخ سنہ آٹھ سو ایک ہجری مین جول جلالی کے کنارے کہ جسوقت سے سلطان جلال الدین منکبرنی اس جول مین
داخل ہوا تھا اس نام کے مشہور ہی نزول کیا اور بعضے زمینداران نے دامن کوہ سے اُس مقام مین آنکر ملازمت
کی اور شہاب الدین مبارک کہ اب بیت نواحی مین بعضے ولایات کے حفظ کیواسطے کہ تصرف مین رکھتا تھا
بذریعہ حاجب امیرزادہ میرزا پیر محمد ملتان کیطرف جاتا تھا آنکر ملازمت کی اور باوجود رعایت کے پھر اظہار خلاف
کیا اور اسوقت مین بھی صاحبقران کی اطاعت نہ کی اسلیے امیر شیخ نور الدین ساتھ اقوام اپنی کے اُسکے دفع کیواسطے